سرما کی سبزیاں

2536

Marfat.com

2536

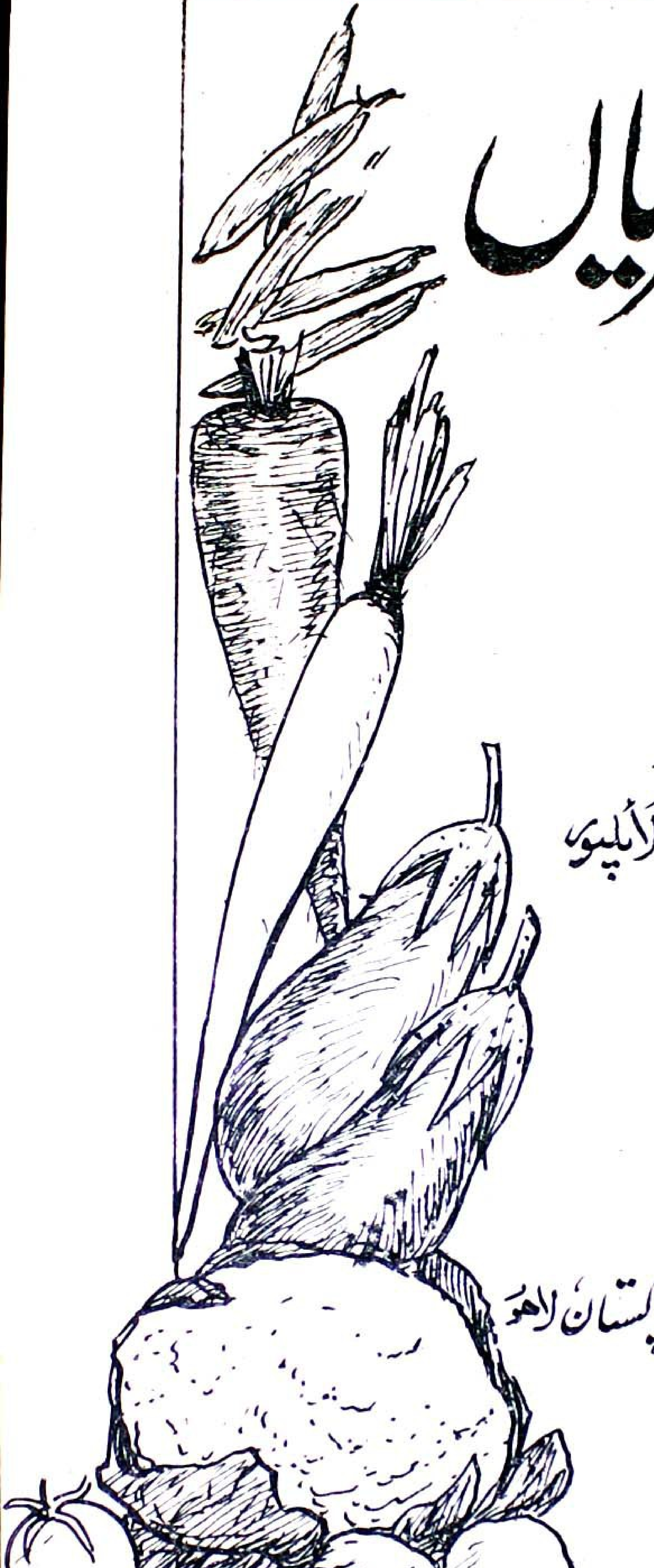

سرما کی سبزیاں

از

عبدالرشید خاں و عبدالوحید

ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لائلپور

شائع کردہ

بیورو آف ایگریکلچرل انفرمیشن مغربی پاکستان لاہور

جنوری ۱۹۶۲ء

Marfat.com

60676

تمہید

سبزیاں اگانا کاشت کاری کا اہم حصہ ہے۔ سبزیاں انسانی غذا کا ضروری جزو ہیں اور ان میں وہ تمام ضروری اجزا موجود ہیں جو دوسری بہت سی اجناسِ خوردنی میں نہیں ہوتے۔ ان کے استعمال کی اہمیت نہ صرف اس لئے ضروری ہے کہ یہ خوراک کے ہضم ہونے کے دوران جو تیزابی مادے پیدا ہوتے ہیں ان کے مضر اثرات کو دور کرتی ہے۔ بلکہ ان کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ یہ انسانی جسم کو ضروری اجزا مثلاً حیاتین نمکیات اور طاقت کے ضروری اجزا جو کہ اس کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہوتے ہیں، مہیا کرتی ہیں۔ ان کی کاشت اس لیے بھی ضروری ہے کہ سبزیوں کی بہت سی فصلیں کسی خاص رقبہ سے دوسری فصلوں مثلاً گندم، چاول اور مکئی کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ خوراک مہیا کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر آلو اور شکر قندی کے نشاستہ کی پیداوار فی ایکڑ گندم چاول اور مکئی کے مقابلہ میں تین سے چھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔

پاکستان میں سبزیوں کی پیداوار اور ان کے استعمال کی اوسط ماہرین خوراک کی مقرر کردہ مقدار کے مقابلے میں صرف چوتھا حصہ ہے اس ملک میں سبزیوں کے استعمال کی اوسط فی کس روزانہ تین اونس سے زیادہ نہیں۔ لیکن امریکہ اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں اوسط دس اونس ہے۔ اس کے باوجود کہ پاکستان میں قدرت نے ان کی پیداوار کے لئے اچھی آب و ہوا زرخیز زمین اور آب پاشی کے بہتر ذرائع مہیا کر رکھے ہیں لیکن پھر بھی اس ملک کے کاشتکار سبزیوں کی کاشت پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

Marfat.com

2536

اس صوبے کی چند ایک شخصیتیں مثلاً سید عنایت حسین شاہ صاحب اور چوہدری افضل حسین صاحب جو کہ ملک کی غذائی صورتِ حال سے پوری پوری واقفیت رکھتی ہیں، وقتاً فوقتاً اس بات پر زور دیتی رہی ہیں کہ ملک میں خوراک کی کمی کی مشکلات کو آلو شکر قندی اور دوسری سبزیوں کی پیداوار بڑھانے اور استعمال کی اوسط کو زیادہ کرنے سے بہت حد تک حل کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ سبزیاں مثلاً آلو، شکر قندی گاجریں شلغم اور دوسری بہت سی سبزیاں گندم، چاول اور مکئی جیسی خوردنی اجناس کے مقابلہ میں دو سے تین گنا زیادہ خوراک فی ایکڑ مہیا کرتی ہیں۔

سبزیاں کاشت کرنا کافی نفع بخش کاروبار ہے۔ ان کی کاشت سے دوسری فصلوں کے مقابلہ میں کم وقت میں نہ صرف زیادہ خوراک ہی مہیا ہوتی ہے بلکہ یہ کاشتکار کو زیادہ آمدنی بھی دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ سال بھر میں ایک ہی کھیت سے سبزیوں کی کئی فصلیں لی جا سکتی ہیں اور بیک وقت ایک ہی کھیت سے چار پانچ فصلیں بھی لی جا سکتی ہیں، بشرطیکہ کاشت سبزیوں کی متعلق پوری واقفیت رکھتا ہو۔ اور پوری توجہ سے محنت کرے۔

موجودہ حکومت نے زراعت سے متعلق بہت سی سکیمیں اس صوبے میں نافذ کر رکھی ہیں، جن کا مقصد صوبے میں خوراک کی کمی کو پورا کرنے کے علاوہ کاشت کاری کے پیشہ کو زیادہ باوقار اور نفع بخش بنانا ہے۔ ان سکیموں میں سے ایک ٹیوب ویل سکیم ہے، جس پر لوگ کافی سرمایہ لگا رہے ہیں۔ اور حکومت کی خواہش ہے کہ یہ لوگ دوسری فصلیں اگانے کے ساتھ ساتھ اگر سبزیوں کی کاشت پر بھی توجہ دیں تو اس قسم کی کاشتکاری نہ صرف ان لوگوں کے لئے ہی فائدہ مند ہوگی بلکہ یہ ملک میں بے روزگاری دور کرنے کے علاوہ خوراک کی کمی کو حل کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ بہت سے زمیندار جو سبزیوں کی کاشت کے متعلق اتنی واقفیت نہیں رکھتے خواہش کرتے ہیں کہ انہیں سبزیوں کی کاشت کے متعلق صحیح واقفیت باہم پہنچائی جائے۔ چنانچہ اس خواہش کے پیشِ نظر اس کتابچے میں موسم سرما کی سبزیوں کی کاشت کے متعلق ضروری کوائف

Marfat.com

دیئے جاتے ہیں تاکہ ضرورت مند اصحاب اس سے استفادہ کریں موسم گرما کی سبزیوں کے متعلق بھی عنقریب اسی قسم کا کتابچہ شائع کیا جائے گا۔

موسم سرما کی سبزیوں کے غذائی اجزاء :-

سبزیاں پھلوں کی طرح انسانی غذا میں بعض ایسے اجزا مہیا کرتی ہیں جو گندم چاول یا مکئی میں بہت کم مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں ایسے اجزاء بھی موجود ہیں جو جسم کی طاقت کو بحال رکھتے ہیں۔ مثلاً نشاستہ چربی اور لحمیہ مادہ چند سبزیاں ایسی ہیں جو جسم کو ضروری معدنی اجزا خاص طور پر کیلشیم، فاسفورس اور آیوڈین مہیا کرتی ہیں، ان کے علاوہ ان میں خوراک کے ایسے ضروری اجزا جن کو حیاتین (VITAMINS.) کہتے ہیں بھی موجود ہوتے ہیں، ایک صحت مند انسان کو اگرچہ حیاتین بہت تھوڑی مقدار میں درکار ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی عدم موجودگی میں انسانی صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔ ماہرین خوراک نے تجربات سے معلوم کیا ہے کہ ایک متوسط انسان کے لئے ۲۰۰۰ تا ۲۵۰۰ کلوریاں CALORICS روزانہ درکار ہوتی ہیں اسی طرح ۵۰ تا ۶۰ گرام پروٹین یا لحمیہ مادہ ۰،۶ گرام کیلشیم ۱۲،۰۰ ملی گرام لوہا ۵۰۰۰ انٹرنیشنل یونٹس حیاتین الف ۱،۲۵ ملی گرام تھایامین (THIA MINE) ۱،۵۰ ملی گرام ریبوفلیوین RIBOFLAVIN ۱،۶۰ ملی گرام نیاسین (NIACIN) ۷۵ ملی گرام اسکاربک ایسڈ انسانی جسم کی بہتر نشوونما کے لئے روزانہ استعمال کرنا ضروری ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں جو تجربات کئے گئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کو تقریباً چار اونس پتوں والی سبزیاں اور چھ اونس دوسری سبزیاں ہر روز استعمال میں لانی چاہئیں تاکہ اس کی صحت و تندرستی برقرار رہے متوازن غذا کے لئے صحیح اجزا کو نقشہ (ا) و نقشہ (ب) میں دکھایا گیا ہے۔ موسم سرما کی مشہور سبزیوں کے غذائی اجزا کی تفصیل نقشہ (ج) میں درج کی گئی ہے۔

عبدالرشید خاں ایم ایس سی - ماہر سبزیات - ایوب زراعتی انسٹیٹیوٹ لائلپور
رسالہ والا

Marfat.com

نقشہ (ج)

موسم سرما کی سبزیات کے غذائی اجزا (ایک پونڈ وزن میں)

نام سبزی	غذائی مقدار کلوریز	پروٹین گرام	چربی (گرام)	نشاستہ (گرام)	معدنی اجزا (ملی گرام) کیلشیم	فاسفورس	لوہا	وٹامین انٹرنیشنل یونٹس	THIAMIAN تھایامین (ملی گرام)	RIBOFLAVIN ربیوفلاوین (ملی گرام)	NIACIN نایاسین	ASCARBIC ACID اسکاربک ایسڈ
آلو	۳۲۵	۷٫۶	۰٫۴	۷۲٫۸	۴۲	۲۱۳	۲٫۷	۷۰	۰٫۴۰	۰٫۱۵	۴٫۴	۹۴
شلغم	۱۳۶	۴٫۳	۰٫۸	۲۸٫۰	۱۵۸	۱۳۴	۲٫۳	جڑ ۲۰ پتے ۳۶,۳۷	۰٫۲۶ ۰٫۳۷	۰٫۲۴ ۲٫۱۵	۱٫۸ ۲٫۹	۱۱۳ ۵۱۸
مولی	۹۰	۲٫۱	۰٫۵	۲۰٫۰	۹۰	۷۰	۱٫۰	۱۳۵				۹۰
گاجر	۱۸۰	۴٫۸	۱٫۲	۳۷٫۲	۱۵۶	۱۴۸	۳٫۲	۴۸۰۰۰	۰٫۲۷	۰٫۲۶	۲٫۰	۲۴
پھول گوبھی	۶۳	۴٫۹	۰٫۴	۱۰٫۰	۴۵	۱۴۷	۲٫۲	۲۰۰	۰٫۲۱	۰٫۲۲	۱٫۲	۱۴۱
بند گوبھی	۹۵	۴٫۰	۰٫۷	۱۷٫۵	۱۵۲	۱۰۳	۱٫۷	۲۷۰	۰٫۲۳	۰٫۲۱	۰٫۹	۱۷۳
مٹر	۲۰۶	۱۳٫۷	۰٫۸	۳۶٫۱	۴۵	۲۴۹	۳٫۹	۱۳۹۰	۰٫۷۲	۰٫۳۷	۴٫۲	۵۴
ٹماٹر	۹۱	۴٫۰	۱٫۲	۱۶٫۰	۴۴	۱۰۸	۲٫۴	۴۳۸۰	۰٫۲۴	۰٫۱۶	۲٫۵	۹۳
پیاز	۲۰۸	۶٫۰	۰٫۹	۴۴٫۰	۱۳۷	۱۳۸	۲٫۱	۲۱۰	۰٫۱۵	۰٫۱۰	۰٫۶	۳۸
بینگن	۱۰۸	۴٫۵	۰٫۱	۲۷٫۰	۶۸	۱۶۶	۰٫۹	۱۳۵	۰٫۱۰	۰٫۲۲	۲٫۶	۲۳
پالک	۹۲	۸٫۶	۱٫۱	۱۱٫۹	۳۰۱	۲۰۵	۱۱٫۲	۳۵۰۴۰	۰٫۴۰	۰٫۹۰	۲٫۶	۲۱۹
سلاد	۵۷	۳٫۸	۰٫۶	۹٫۱	۶۹	۷۸	۱٫۶	۱۷۱۰	۰٫۲۰	۰٫۲۱	۰٫۵	۵۷
گندم کی روٹی برائے مقابلہ	۱۱۸۷	۴۳٫۱	۱۵٫۹	۲۱۷٫۹	۲۷۲	۱۶۸۰	۱۱٫۸	۰	۱٫۲۸	۰٫۷۰	۱۶٫۱	۰

Marfat.com

آلو

آلو اپنی مجموعی پیداوار کے لحاظ سے دنیا کی ایک اہم غذائی فصل ہے۔ اس کی کاشت سرد ممالک بالخصوص یورپ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شمالی حصول میں کثرت سے ہوتی ہے آلو کا اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے وہاں اس کی جنگلی اقسام بے حساب ہوتی ہیں ۔ لیکن جنوبی امریکہ کی پس ماندہ ریاستوں سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ ملکوں نے اس کی غذائی اہمیت کو سمجھا اور اس کی افزائش کی ہے،

بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ مغربی پاکستان میں آلو کی تین فصلیں پیدا کی جا سکتی ہیں لیکن ان ملکوں میں جہاں اس کی کاشت وسیع پیمانے پر کی جاتی ہے دو ہی فصلیں ہو سکتی ہیں، یہ تین فصلیں ایک ہی سال میں یکے بعد دیگرے پیدا کی جا سکتی ہیں ۔ پہاڑوں پر آلو کی ایک فصل اپریل مئی سے لے کر ستمبر اکتوبر تک اور میدانوں میں آلو کی دو فصلیں ستمبر سے جنوری اور جنوری سے مئی تک پیدا کی جا سکتی ہیں، تعجب ہے کہ ایسے موسمی حالات ہوتے ہوئے بھی جن میں تمام سال آلو کی پیداوار ہو سکتی ہے ۔ اس صوبے میں آلو کی کاشت کا رقبہ اور اس کی پیداوار بہت کم ہے، اس کی مختلف وجوہ ہیں لیکن خاص وجہ یہ ہے کہ کاشت کاروں کو کاشت کے جدید طریقوں کا علم نہیں اور انھیں آلو کی کاشت کی جانب پوری توجہ نہیں دلائی گئی ۔

مغربی پاکستان میں آلو کی پیداوار بھی اچھی ہوتی ہے اور اس سے منافع بھی خوب ملتا ہے ۔ ملک کی آزادی کے بعد آلو کی کاشت کے رقبے میں کافی اضافہ ہوا ہے اور پیداوار فی اکائی رقبہ دوگنی ہو گئی ہے ۔ ملک کی تقسیم سے قبل خوراک اور بیج کی اغراض کے لئے کئی لاکھ روپیہ کا آلو ان علاقوں سے منگایا جاتا تھا ۔ جو اب ہندوستان میں شامل ہیں ۔ اب محکمہ زراعت اور کاشت کاروں کی کوششوں کی بدولت پاکستان کو خوراک اور بیج کے لئے باہر سے منگانے کی ضرورت نہیں رہی اور اس معاملے میں خود کفیل ہو گیا ہے ملک میں خوراک کی بڑی قلت ہے اور حکومت کروڑوں روپیہ خرچ کر کے ممالک غیر سے

Marfat.com

گندم درآمد کر رہی ہے ۔ اگر آلو کی پیداوار کافی بڑھا دی جائے تو یہ مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے ۔ اندازہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں آلو کا سالانہ کھپت ۴ سیر فی کس ہے اس کے برعکس برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سالانہ استعمال ۲ تا ۳ من فی کس ہے ۔ ہمارے ملک میں تو آلو برائے نام استعمال ہوتے ہیں، لیکن ترقی یافتہ ملکوں میں ان کا استعمال ایک مقوی غذا کے طور پر ہوتا ہے ۔

اگرچہ اس صوبے میں آلو کی پیداوار آزادی کے بعد سے قریباً دوگنی ہوگئی ہے ۔ لیکن اب بھی وہ بازار میں اتنے سستے نہیں جتنے کہ ہونے چاہئیں ۔ ان کی پیداوار اس قدر بڑھانے کی ضرورت ہے کہ عام آدمی بھی انھیں خرید سکے ۔

لائل پور کالج کے ترکاریوں کے شعبہ میں آلو کی کاشت پر جو تجربات کئے گئے ہیں ان کے نتائج کاشت کاروں کی رہنمائی کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

۱۔ بوائی کا وقت ۔

گرما کی فصل اونچے پہاڑی علاقوں میں اپریل مئی میں بوئی جاتی ہے اور ستمبر اکتوبر میں کاٹی جاتی ہے ۔ موسم بہار کی فصل میدانی علاقوں میں جنوری میں بوئی جاتی ہے اور اپریل مئی میں کاٹی جاتی ہے ۔ اور خزاں کی فصل میدانی علاقے میں ستمبر اکتوبر میں بوئی اور جنوری میں کاٹی جاتی ہے

بیج کی فراہمی ۔

آلو کی موسم بہار کی فصل کے لئے بیج ہندوستان سے درآمد کیا جاتا تھا اور اس پر کافی مصارف ہوتے تھے ۔ لیکن اب مری ہزارہ اور کوئٹہ کے علاقوں کی گرما کی فصل سے کافی بیج حاصل ہوتا ہے اس لئے ہندوستان سے ۴ - ۵ سال سے بیج درآمد نہیں کیا جا رہا ۔ اس طرح سالانہ ۸ - ۱۰ لاکھ زرمبادلہ کی بچت ہو جاتی ہے ۔

(ب) آزادی سے قبل ۴۰/۵۰ لاکھ روپے کا بیج پٹنہ (ہندوستان) سے صوبہ مغربی پاکستان کے لئے منگایا جاتا تھا لیکن اب صوبہ خود کفیل ہو گیا ہے ۔ موسم گرما کی پیداوار کا کچھ حصہ سرد خانوں میں بیج کے لئے محفوظ کر لیا جاتا ہے ۔ اور خزاں کی

Marfat.com

فصل اس بیج سے پیدا کی جاتی ہے۔ ملک کی تقسیم کے وقت صوبہ مغربی پاکستان میں صرف دو سرد خانے تھے جن کی تعداد اب ۴۰ تا ۵۰ پہنچ گئی ہے ان سرد خانوں میں مالٹا اور دوسرے پھلوں کے علاوہ آلو بھی رکھے جاتے ہیں جن سے خوراک اور بیج کا کام لینا ہوتا ہے

۳ بیج کی شرح۔

تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ اگر بڑے آلو کے بیج پاس پاس لگائے جائیں تو پیداوار بہت زیادہ ہوتی ہے، سرد خانوں کا انتظام ہو جانے کے بعد بیج کے لئے آلو کی زیادہ مقدار بچا کر رکھنے کی اتنی ضرورت نہیں رہی۔ اور اب کاشتکاروں نے بڑے آلو اگانا شروع کر دیئے ہیں بوائی کے لیے ایک بوری فی کنال کی شرح بہترین سمجھی جاتی ہے۔ بعض کاشتکار ۱½ بوری فی کنال کے حساب سے بھی بوتے ہیں۔ چھوٹے آلو کی بیج سے پیداوار کم ہوتی ہے۔ حالیہ تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ اگر بیج کے برابر کے آلو کو اگست کے وسط میں سرد خانے سے نکال کر درمیان میں سے آدھا کر دیا جائے اور پھر فوراً اس کو سرد خانے میں رکھ دیا جائے تو آلو کے کٹے ہوئے حصّے پر ایک طرح کی تہہ بن جاتی ہے اور اس کو مہینے بھر بعد بو یا جا سکتا ہے اس طرح بیج کے آلوؤں کو کفایت سے بو یا جا سکتا ہے۔ اور فصل کی پیداوار میں بھی کمی نہیں ہوتی۔

۴۔ بوائی اور آب پاشی کے طریقے۔

آلو کی کاشت کے لئے زمین تیار کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ فارم کی زیادہ سڑی ہوئی کھاد ۳۰ تا ۴۰ گڈے فی ایکڑ کے حساب سے ڈال کر مٹی میں اچھی طرح ملا دی جائے اس کے بعد اگر پانی مل سکے تو کھیت میں چھوڑ دیا جائے۔ جب زمین تر ہو کر نرم ہو جائے تو پھر اچھی طرح ہل چلایا جائے نہری علاقوں میں کھیت کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر کے دو دو فٹ کے فاصلے پر ہل کی مدد سے نالیاں بنا دینی چاہئیں جس زمین میں کنٹرول سے آب پاشی ہوتی ہو، وہاں آدھے آدھے کنال کے قطعے بنانا چاہئیں اس کے بعد نالیوں میں بیج کے آلو ایک دوسرے سے ۵ تا ۷ انچ دور رکھ کر چینڈرا کی مدد سے ان پر مٹی ڈال دینا چاہئے۔ اور ایک دو دن میں پانی دینا چاہئے جب آلو کی

Marfat.com

فصل نکل آئے تو ۵ تا ۷ دن کے وقفوں سے اسے پانی دیتے رہنا چاہئے۔

۵۔ گڈائی کرنا اور مینڈھیں بنانا۔

آلو کے بیج ۴ تا ۶ ہفتوں میں پھوٹ نکلتے ہیں۔ پہلی گڈائی ایک مہینے کے بعد کرکے خود رو پودوں کو نکال دینا چاہئے۔ جب پودے بڑھ کر ۴-۵ انچ لمبے ہو جائیں تو مٹی کو اچھی طرح توڑ کر مینڈھیں بنا دینا چاہئیں اگر مینڈھیں بنانے سے پہلے پودوں میں امونیم سلفیٹ کی کھاد دو بوری فی ایکڑ کے حساب سے ڈال دی جائے تو پیداوار میں کافی اضافہ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ احتیاط رکھنی چاہئے کہ کھاد پودوں پر نہ پڑے کیونکہ کھاد کی تیزی سے پودے جل جاتے ہیں۔

۶۔ پیداوار۔

خزاں کی پیداوار ۱۵۰ تا ۲۰۰ من فی ایکڑ ہوتی ہے جس کی قیمت کاشت کاروں کو قریباً ۱۵۰۰ روپے ملتی ہے۔ موسم بہار کی فصل کسی قدر کم پیداوار دیتی ہے اس سے فی ایکڑ ۸۰ تا ۱۵۰ من آلو حاصل ہوتا ہے۔

۷۔ اقسام۔

برصغیر کی تقسیم کے وقت اس صوبے میں پھلوا اور سرخ قسم کے آلو عام تھے تقسیم کے بعد محکمہ زراعت نے ایک نئی قسم جس کا نام نیکٹر ہے، معلوم کرکے رائج کی جو صوبے بھر میں بہت جلد مقبول ہو گئی۔ آلو کی اس قسم نے پرانی اقسام کے مقابلہ میں بہت زیادہ پیداوار دی اور اگیتی قسم کے ہونے کی وجہ سے اس سے آمدنی بھی زیادہ ہوئی۔ محکمہ زراعت کے ترکاریوں کے شعبہ نے اب آلو کی ایک اور قسم منتخب کی ہے جس کا نام التمش ہے جس کا چھلکا لال رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ آلو کھانے میں بھی مزے دار ہوتے ہیں اور ان کی پیداوار بھی زیادہ ہوتی ہے نیکٹر قسم کے مقابلے میں یہ قسم فی ایکڑ ۲۵ تا ۵۰ من زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ کاشت کاروں میں تقسیم کرنے کے لئے ہر سال التمش قسم کے آلو کا بیج بہت زیادہ مقدار میں یورپ سے درآمد کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

۸ - بیماریاں -

مغربی پاکستان میں آلو کی فصل کا سب سے بڑا دشمن پالا ہے سخت سردی کے زمانے میں جب پانی جم جاتا ہے تو آلو کو بہت نقصان پہنچتا ہے - یہ عام طور پر دسمبر یا جنوری میں آتی ہے اسی طرح زیادہ گرمی بھی آلو کی کاشت کے لئے اچھی نہیں ہوتی آلو کی فصل کو دو کیڑے بھی نقصان پہنچاتے ہیں مثلاً ایک خاص قسم کا کیڑا کٹ ورم اور تیلا پتے چاٹ جاتا ہے ' اور آلو کھا لیتا ہے تیلا پتوں سے پانی چوس لیتا ہے - ان کیڑوں کا حملہ موسم بہار کی فصل پر زیادہ شدید ہوتا ہے - جب آلو بن کر بڑھنے لگیں تو راکھ میں ڈی - ڈی - ٹی یا گیما کیس ملا کر فوراً پودوں پر چھڑک دینا چاہیئے - کٹ ورم رات کو باہر نکلتا ہے اور جب اس کا جسم اس دوا سے مس ہوتا ہے تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے - تیلے کا حملہ کھڑی فصل کے لیے اتنا نقصان دہ نہیں ہوتا جتنا آیندہ کی فصل کے لئے اپریل کے مہینے میں ایک دو بار آلو کی فصل پر ڈی ڈی ٹی یا ڈائی ایڈرین یا اینڈرین چھڑک دی جاتی ہے اور اس فصل سے جو بیج حاصل ہوتا ہے وہ بیماریوں سے پاک ہوتا ہے پھپھوندی سے بھی ایک بیماری آلو کو لگ جاتی ہے جسے پچھیتی جھلسا کہتے ہیں - پہاڑی علاقوں میں اس سے فصل کو بہت نقصان پہنچتا ہے فصل پر دو تین بار بورڈو مکسچر چھڑک دینے سے اس بیماری کا انسداد ہوتا ہے -

شلغم

شلغم ربیع کی فصل ہے - اس کی بجائی آخر جولائی سے آخر نومبر تک کی جاتی ہے دیسی اقسام وسط ستمبر تک بوئی جاتی ہیں مگر ولائتی اقسام کی کاشت ستمبر سے آخر نومبر تک رہتی ہے - پہاڑوں پر اس کا وقت کاشت شروع مارچ سے وسط جون تک ہے گرم موسم میں بونے سے اسکا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے -

زمین کی تیاری -

یہ ہر قسم کی زمین پر کاشت کیا جا سکتا ہے - مگر گہری اور زرخیز میرا زمین اس کے

Marfat.com

لیئے موزوں ترین ہے۔ اگر شلغم سے پہلے کسی فصل کو کافی کھاد دی گئی ہو تو اسے کھاد دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ عموماً آٹھ تا دس گڈے کھاد ایک ایکڑ زمین کو دی جاتی ہے۔

کیارے بنانے سے پہلے زمین میں گہرا ہل چلانا چاہیئے

شرح بیج اور طریق کاشت۔

شلغم کا بیج ۱½ فٹ چوڑی پٹریوں پر بویا جاتا ہے۔ پٹڑی کے اوپر لکڑی یا انگلی سے لکیر کھینچ دی جاتی ہے اور اس میں مٹی یا ریت میں ملا ہوا بیج بکھیر دیا جاتا ہے۔ اور پانی لگا دیا جاتا ہے۔ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ پانی پٹریوں پر نہ چڑھے کیونکہ اس سے بیج کی نمود پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ ایک ایکڑ زمین میں ا تا ۱½ سیر بیج کاشت کیا جاتا ہے۔ جب پودے دو تین انچ لمبے ہو جائیں تو قریباً چھ انچ کے فاصلے پر ایک ایک پودا چھوڑ کر باقی کو اکھاڑ دینا چاہیئے۔

ریتلی زمین پر بیج چھٹے سے بو دیا جاتا ہے۔ اور بیج کو ہلکی تہہ سے ڈھانک دینا چاہیئے۔ اس طرح کاشت کے فوراً بعد آب پاشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پانی اس وقت دیں جب پودے خاصے بڑے ہو جائیں۔ پودوں کو چھ چھ انچ کے فاصلے پر رکھنا بہت موزوں ہے۔

آب پاشی اور گوڈی۔

خشک موسم میں پودوں کو ہر چار یا پانچ دن کے بعد پانی دیں۔ ایک یا دو دفعہ گوڈی فصل کی کاشت تک کافی ہوتی ہے۔

فصل کی کٹائی

جب شلغم مناسب قد اور وزن کے ہو جائیں تو ان کو اکھاڑ لیا جاتا ہے۔ ایک ایکڑ سے تقریباً ۲۵۰ تا ۳۰۰ من شلغم پیدا ہوتے ہیں۔

اقسام

اگیتی فصل کے لیئے دیسی اقسام بوئی جاتی ہیں جن کی ترقی دادہ اقسام ننکانہ سرخ اور دیسی سفید ہیں۔ تین ولائتی اقسام گولڈن بال۔ سنو بال اور پرپل ٹاپ ہیں جن کا ذائقہ

Marfat.com

بہت اعلیٰ ہوتا ہے عموماً پچھیتی فصل کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔

مولی

مولی صوبے کے ہر ضلع میں کاشت کی جاتی ہے اس کی جڑیں اور پھلیاں یعنی مونگرے خام اور پکا کر کھانے کے کام آتے ہیں۔ سرد موسم میں اس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے۔ مگر گرمی میں پیدا کی ہوئی مولی جڑیلی اور بدذائقہ ہوتی ہے میدانوں میں مولی وسط جون سے آخر جنوری تک بوئی جاتی ہے مگر درمیانی فصل کی کاشت ستمبر سے آخر اکتوبر تک کی جاتی ہے۔ پہاڑوں میں یہ شروع مارچ سے آخر اگست تک بوئی جاتی ہے۔

زمین کی خاصیت

مولی ہر زمین میں کاشت کی جا سکتی ہے۔ مگر ہلکی زمین جس میں ہل خوب اچھی طرح چلا دیا گیا ہو۔ اس کے لئے بہت موزوں ہے۔ موسم گرما کی فصل بھل اور میرا بھل زمینوں میں بھی کاشت کی جا سکتی ہے۔ زمین میں ۱۶ گڈے فی ایکڑ گوبر کی کھاد ڈالیں۔ اور زمین میں خوب ہل چلا کر کیارے بنائیں۔

بیج اور کاشت

مولی کے لئے ڈیڑھ فٹ چوڑی اور ۴ انچ اونچی پڑیاں بنائی جاتی ہیں، پڑیوں کے اوپر ایک تیلی چیز مثلاً لکڑی یا انگلی سے ایک باریک لکیر کھینچ کر اس میں مٹی میں ملا ہوا مولی کا بیج بکھیر دیا جاتا ہے۔ اس کی شرح تخم تقریباً ۴ سیر فی ایکڑ ہے، بیج کے قریب کی مٹی دبا دیں۔ اور کھیت میں پانی دیدیں۔ خیال رہے کہ پانی پڑیوں کے سرے پر نہ پہنچے۔ بیج کی نمود چار پانچ روز کے بعد شروع ہو جاتی ہے۔ مولی کی مسلسل پیداوار حاصل کرنے کے لئے دس پندرہ دن کے بعد نئی بجائی کرتے رہیں۔ چھوٹی انگریزی اقسام کے پودوں کا فاصلہ ۲ انچ ہونا چاہیئے۔ دیسی اقسام کے لئے پودے تین چار انچ کے فاصلے پر ہوں تو بہتر ہے، فالتو پودے اکھاڑ دینے چاہئیں۔ اس فصل کو پانی کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ہفتے اس کی آبپاشی کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

برداشت

مولی کو پکنے سے پہلے برداشت کرنا چاہیئے کیونکہ نرم اور خستہ جڑیں کھانے کے لئے پسند کی جاتی ہیں۔ جڑیلی مولی جس کا ذائقہ خراب ہوگیا ہو بازار میں اچھی قیمت پر فروخت نہیں ہوتی۔ ان کو عموماً پتوں سمیت اکھاڑ لیا جاتا ہے اور دھو کر ٹوکروں میں بھر کر منڈی میں بھیج دیا جاتا ہے۔ ایک ایکڑ سے اوسطاً ۲۰۰ من مولی پیدا ہو سکتی ہے۔

اقسام

اس کی تین مشہور اقسام ہیں۔ دیسی لمبی مولی کی پیداوار بہت زیادہ ہوتی ہے سرخ لمبی اور سرخ گول ولائتی اقسام ہیں۔ سرخ لمبی قسم اب مقبول ہو رہی ہے،

گاجر

موسم سرما میں صوبے کے ہر حصّہ میں گاجر کی کاشت کی جاتی ہے میدانوں میں دیسی اقسام کی کاشت اگست سے وسط اکتوبر تک ہوتی ہے۔ اور ولائتی اقسام وسط ستمبر سے آخر نومبر تک بوئی جاتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں اس کے بونے کا وقت شروع مارچ سے آخر مئی تک ہے۔

زمین کی تیاری۔

گاجر کے لئے گہری میرا زمین بہت مناسب ہے۔ جس میں پانی نہ کھڑا ہوتا ہو۔ ۱۶ گڈے گوبر کی کھاد فی ایکڑ کے حساب سے ڈالنے چاہیئے زمین کو کاشت سے قبل ہل چلا کر خوب اچھی طرح نرم کر لینا چاہیئے۔ کیاروں کی زمین کا ہموار اور نرم ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بیج کی نمو بہت آہستہ اور کم ہوتی ہے۔ گاجر کو پوٹاش کی عموماً بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے کیارے تیار کرتے وقت دو من "موریٹ آف پوٹاش" فی ایکڑ کے حساب سے زمین میں ملا دیں۔

Marfat.com

شرح بیج اور طریق کاشت

گاجر کے بیج کی قوتِ نمود ۶۵ تا ۸۰ فی صد ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے زیادہ بیج بویا جاتا ہے۔ ایک ایکڑ کے لئے تین چار سیر اچھا بیج کافی ہوتا ہے۔ مگر معمولی بیج چھ سات سیر خرچ ہو جاتا ہے۔ گاجر کی کاشت دو طریقوں سے کی جاتی ہے ایک پٹڑیوں پر دوسرے ہموار زمین پر۔ پٹریاں ۱½ فٹ چوڑی ہوتی ہیں۔ پٹڑی کے اوپر کسی چیز کی مدد سے ½ انچ گہری باریک لکیر بنا دیں۔ اور بیج میں مٹی ملا کر اس میں ڈال دیں پھر اس کو مٹی سے ڈھک دیں۔ بونے کے فوراً بعد پانی دینا مفید ہے۔ دوسری آب پاشی ۶ یا ۸ دن بعد کریں۔ ہموار زمین پر بونے کے لئے چھوٹے کیارے بنانے چاہئیں اور چھٹے سے بیج ڈال کر ہلکی ریت کی تہہ سے ڈھک دیں۔ اس کے بعد ایک ہلکی سی آب پاشی ۶ دن کے بعد جب بیج کی نمود شروع ہو جاتی ہے کی جائے۔ ایک اور آب پاشی کرنی چاہئے۔

چھٹے سے کاشت شدہ فصل سے جب گاجریں تیار ہو جائیں انھیں استعمال کے لئے نکالنا شروع کر دیں تاکہ باقی گاجروں کو بڑھنے کا موقع مل جائے۔ پٹڑیوں پر بوئی ہوئی فصل میں دو تین انچ پر ایک پودا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ورنہ گاجریں شکل میں بدنما ہو جاتی ہیں۔

آب پاشی اور گوڈی۔

کھیت کو خودرو پودوں سے صاف رکھا جائے۔ جب پودے چھوٹے ہوں تو گوڈی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ جڑی بوٹیوں کی نشوونما کا آسانی سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ خشک موسم میں آب پاشی ہر ہفتہ کرنی چاہئے۔ مگر موسم سرما میں پندرہ دن کے بعد۔ جب گاجریں برداشت ہونے کے قریب پہنچ جائیں تو پانی بہت کم کر دیا جائے۔

برداشت

جب گاجروں کے اوپر کا سِرا ایک ڈیڑھ انچ موٹا ہو جائے تو ان کو برداشت

Marfat.com

کر لینا چاہیئے ۔ ہموار زمین سے برداشت کرنے کے لئے پہلے پتے کاٹ دیئے جائیں اس کے بعد گاجریں کسّی سے کھود کر نکالیں ۔ پٹڑیوں پر بوئی ہوئی فصل کو برداشت کرنے کے لئے پہلے پٹڑیوں کو کسّی سے نرم کر دیں ۔ اور پھر پتوں کو کاٹ کر گاجریں باہر نکال لیں ۔

اقسام ۔

گاجر کی تین مشہور اقسام ہیں ۔ اول شربتی دوم زرد اور سوم سیاہ شربتی گاجر جو عموماً دوسری اقسام کے مقابلہ میں زیادہ پسند کی جاتی ہے ۔

پھول گوبھی

پھول گوبھی تمام میدانی علاقوں کی مقبول عام فصل ہے ، جن علاقوں میں پھول گوبھی بننے کے وقت ٹھنڈ اور یکساں درجہ حرارت ہو اور پانی کثرت سے مل سکے وہاں اس کی فصل بہت کامیابی سے ہوتی ہے ۔ اگر درجۂ حرارت زیادہ ہو تو پھول زردی مائل اور رُبردار ہو جاتے ہیں اور پھول کے درمیان سے پتے نکل آتے ہیں ۔ اگر درجہ حرارت مناسب سے کم ہو تو پھول دیر سے بنتے ہیں ۔ اور پھول گوبھی کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے میدانوں میں اگیتی اقسام کا بیج وسط جون سے آخر اگست تک بویا جاتا ہے اور پچھیتی اقسام ستمبر سے آخر اکتوبر تک کاشت کی جاتی ہے ۔

زمین کی تیاری

پھول گوبھی کے لئے زرخیز ۔ نمی کو محفوظ رکھنے والی اور اچھی نکاس والی زمین بہترین ہوتی ہے ۔ یہ بھاری میرا زمین میں بخوبی کاشت کی جا سکتی ہے مگر میرا زمین میں اچھی فصل ہوتی ہے ۔ اگیتی فصل کے لئے نسبتاً بھاری زمینیں موزوں ہوتی ہیں ۔ جن میں نمی قائم رہ سکتی ہے ۔ اور زمین کا درجہ حرارت کم ہو ہلکی زمینوں میں بیج اس وقت تک نہیں بونا چاہیئے جب تک اس میں گوبر کی

Marfat.com

کھاد نہ ڈال دی جائے ۔ پھول گوبھی کو کھاد کی بہت ضرورت ہے ۔ زمین کی طاقت کے مطابق ۴۰ تا ۸۰ گڈے گوبر کی کھاد فی ایکڑ کے حساب سے ڈالی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ دو دفعہ ۱½ چھٹانک امیونیم سلفیٹ فی پودے کے حساب سے ڈالنے سے پھول گوبھی کا قد بڑا ہو جاتا ہے ۔ اچھی فصل حاصل کرنے کے لئے گوبر کی کھاد فصل کی کاشت سے ایک ماہ قبل ڈال کر اچھی طرح ملا دینی چاہیئے ۔ جھلار کے پانی سے آبپاشی کرنے سے بہت زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے ۔

شرح بیج اور طریق کاشت ۔

ایک ایکڑ زمین کے لئے قریباً ½ سیر بیج کافی ہوتا ہے ۔ اگیتی فصل کیلئے دو تین دفعہ بیج بونا چاہیئے ۔ تاکہ پودوں کے مرجانے کا ڈر نہ رہے ۔ بیج ایک فٹ اونچے کیاروں پر بونا چاہیئے ۔ ایک مرلہ کے لئے دو چھٹانک بیج کافی ہوتا ہے ۔ نرسری کی زمین نرم اور زرخیز ہونی چاہیئے ۔ مگر کھاد بہت زیادہ نہیں ہونی چاہیئے ۔ زمین ہموار ہونی چاہیئے اور پانی فوارے سے دینا چاہیئے اگیتی فصل کو گرمی سے بچانے کے لئے دن کے وقت پودوں پر سایہ کرنا چاہیئے ۔ اگیتی فصل کے پودے کھیت میں تبدیل کرنے سے پہلے ایک دفعہ نرسری میں ہی ½ ۲ انچ فاصلہ پر تبدیل کر لینے چاہئیں ۔ جب پودوں میں ۴ یا ۶ پتے نکل آئیں تو انھیں مٹی سمیت کھیت میں تبدیل کر دیں ۔ اس طرح پودے طاقتور ہوتے ہیں اور کھیت میں اچھی نشوونما پاتے ہیں ۔

پودے ۴ سے ۶ ہفتوں کے درمیان تبدیلی کے قابل ہو جاتے ہیں ، زیادہ دیر نرسری میں رہنے سے پودوں میں بہت چھوٹے چھوٹے پھول لگتے ہیں کھیت میں قطاروں کا فاصلہ ۲ فٹ اور پودوں کا فاصلہ ½ ۱ فٹ رکھا جاتا ہے اگیتی فصل کے پودے پٹڑیوں کے ایک طرف یا بالکل تہہ میں لگائیں تاکہ آبپاشی کرنے پر تمام پودے پانی میں بھیگ جائیں ۔

Marfat.com

آب پاشی اور گوڈی

اگیتی گوبھی کو ہر پانچ چھ دن کے بعد پانی دینا چاہیئے اور پچھیتی فصلوں کے لئے دس پندرہ دن کے بعد پانی دینا کافی ہے۔ کھیت میں خودرو پودے اُکھاڑ دینے چاہئیں۔ پودوں کو کھیت میں تبدیل کرنے کے چار پانچ ہفتہ بعد ہلکی سی مٹی چڑھانی چاہیئے۔

برداشت۔

پھول گوبھی تھوڑے تھوڑے دنوں بعد برداشت کرتے رہنا چاہیئے۔ پکے ہوئے گوبھی کے پھول جن میں ابھی گندلیں نکلنی شروع نہ ہوئی ہوں۔ پھول کے نیچے سے کاٹ لیں۔ اس کے پتے پھول سے ایک انچ اوپر سے توڑ لیں۔ تاکہ گوبھی منڈی تک جانے میں زخمی نہ ہو جائے۔ ایک ایکڑ زمین سے ۲۰۰ من تک گوبھی حاصل ہو جاتی ہے۔

اقسام۔

پھول گوبھی کی موسمی کاشت کے لحاظ سے تین اقسام ہیں۔ اگیتی درمیانی اور پچھیتی۔ اگر اگیتی اقسام کو دیر میں بویا جائے تو چھوٹے پھول بنتے ہیں۔ جو قابل فروخت نہیں ہوتے۔ اس لئے اس بات کی احتیاط رکھنی چاہیئے کہ ہر موسم کی اقسام کا بیج صحیح وقت پر کاشت کیا جائے۔

Marfat.com

بند گوبھی

بند گوبھی ربیع کی فصل ہے۔ میدانوں میں اس کی کاشت وسط اگست سے آخر اکتوبر تک کی جاتی ہے۔ پہاڑوں میں شروع مارچ سے آخر جولائی تک کاشت کی جاتی ہے۔

زمین کی تیاری

بند گوبھی ہلکی اور بھاری میرا قسم کی زمینوں میں کاشت کی جا سکتی ہے مگر نفع بخش فصل حاصل کرنے کے لیے بھاری زمینیں بہتر رہتی ہیں۔ نیز ابی زمینوں کی نسبت ہلکی کلر والی زمینوں میں بہتر ہو سکتی ہے۔

بند گوبھی کو کھاد کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ایکڑ زمین میں چالیس گڈے گوبر کی کھاد ڈالی جاتی ہے جسے تین چار دفعہ ہل چلا کر زمین میں اچھی طرح ملا دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سوڈیم نائٹریٹ، امونیم سلفیٹ بھی دو من فی ایکڑ کے حساب سے زمین میں ڈالی جاتی ہے۔

کاشت

بند گوبھی کی کاشت پھول گوبھی کی طرح ہی کی جاتی ہے۔ اگیتی فصل کے لئے وسط ستمبر میں ایک ایکڑ کے لئے آدھ سیر بیج زمین سے ایک فٹ اونچی کیاریوں میں بونا چاہیئے۔ ۳-۴ ہفتے کے بعد ان پودوں کو ایک نرسری میں تبدیل کر دیں۔ درمیانی اور پچھیتی فصلوں کے لئے ۶-۷ ہفتے کے پودے کھیت میں تبدیل کرنا مناسب ہوتا ہے۔ دوبارہ تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی پچھیتے پودوں کے لیے جڑوں کے ساتھ مٹی کا ہونا ضروری نہیں۔ پودے کھیت میں اڑھائی فٹ چوڑی قطاروں میں ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر لگانے چاہیئں۔

آبپاشی

بند گوبھی کو مسلسل اور باقاعدہ آبپاشی کی ضرورت ہے۔ اس لئے اسے ہر دو ہفتے کے بعد پانی دینا چاہیئے۔ جب زمین وتر میں آ جائے تو اس کی نلائی کرنی چاہیے اور پودوں کے ساتھ ہلکی مٹی چڑھا دینی چاہیئے۔ جتنی زیادہ نلائی کی جائے اتنی ہی فصل بہتر ہوتی ہے۔ بند گوبھی جب پورے قد کی ہو جائے اور سخت ہو تو اسے تیز اور لمبے چاقو سے اس کے تنے کو نیچے

Marfat.com

سے کاٹ لیا جاتا ہے۔

اقسام

اس کی دو ترقی دادہ اقسام ہیں۔ ایک کا نام ڈرم ہڈ ہے اور دوسری تکونی ہے۔ ڈرم ہڈ کی پیداوار تکونی قسم سے زیادہ ہوتی ہے اور اچھی قسم ہے۔

Marfat.com

مٹر

مٹر کی فصل کم درجہ حرارت پر بہتر نشوونما پاتی ہے اور کورے کو برداشت کر سکتی ہے۔ مگر چھوٹی پھلیوں اور پھولوں کو اس سے نقصان پہنچتا ہے۔ میدانوں میں عموماً اس کی کاشت آغاز اکتوبر سے وسط نومبر تک کی جاتی ہے مگر اگیتی اقسام وسط اگست ہی میں کاشت کر دی جاتی ہیں۔ پہاڑوں میں یہ خزاں میں اور وسط مارچ سے آخر مئی تک کاشت کیا جاتا ہے زمینداروں کے لئے زیادہ مناسب ہے کہ وہ اگیتی، درمیانی اور پچھیتی تینوں اقسام کاشت کریں۔

زمین کی تیاری

مٹر کی کاشت مختلف قسم کی زمینوں پر کی جاتی ہے ہلکی زمینوں پر اگیتی فصل حاصل ہوتی ہے مگر زیادہ پیداوار کے لئے بھاری زمین بہتر ہوتی ہے۔ تمام سبزیوں کی طرح اس کے لیے بھی کھیت کو اچھی طرح ہل چلا کر تیار کرنا چاہیئے۔ کھاد عموماً مٹر سے پہلی فصل کو دی جاتی ہے۔ ایک ایکڑ زمین کو ۸ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد دینی چاہیئے۔

طریق کاشت

مٹر ۴ - ۵ فٹ چوڑی پٹڑیوں پر بویا جاتا ہے۔ جن کے درمیان پانی دینے کی نالیاں ہوتی ہیں بیج پٹڑیوں کے کناروں پر قریباً ایک انچ گہرا بویا جاتا ہے۔ ۱۶ تا ۲۰ سیر بیج ایک ایکڑ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ بیج بونے کے فوراً بعد پانی دے دیں۔ مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ پانی کیاروں پر نہ چڑھنے پائے۔ جب پودے چھ انچ کے ہو جائیں تو انہیں کسی لکڑی وغیرہ سے سہارا دیں۔ پودوں کو پانی کی نالی سے دور رکھنا چاہیئے۔ اور گاہے گاہے بیلوں کو کیاروں پر کرتے رہنا چاہیئے۔

آبپاشی اور نلائی

مٹر کو عام سبزیوں کے مقابلے میں نسبتاً کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر گرم موسم میں ہر دس پندرہ دن کے بعد آبپاشی کرنی چاہیئے۔ جب پھلیاں بن جائیں اور پکنے والی ہوں تو فصل کو پرندوں وغیرہ سے بچانا چاہیئے۔ جڑی بوٹیوں کو ختم کرنے کے لیے نلائی کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

برداشت

مٹر کی پھلیوں کو ہمیشہ ہاتھ سے توڑنا چاہیئے اور اس وقت توڑنا چاہیئے جب پھلی پھول سے خوب بھر جائے اور مٹر کا رنگ ہلکا پڑنے والا ہو۔ دیسی اقسام تقریباً ۳۰ تا ۴۰ من اور انگریزی اقسام ۸۰ تا ۱۰۰ من فی ایکڑ پیداوار دیتی ہے۔

اقسام

دیسی مٹر کی ایک اعلیٰ اور زیادہ پیداوار دینے والی قسم دیسی نمبر ۱ ہے جو ستمبر کے وسط تک تیار ہو جاتی ہے۔ انگریزی اقسام نمبر ۹، نمبر ۳۵۹ بالترتیب اگیتی اور درمیانی اقسام ہیں جن کی پیداوار دیسی اقسام سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔

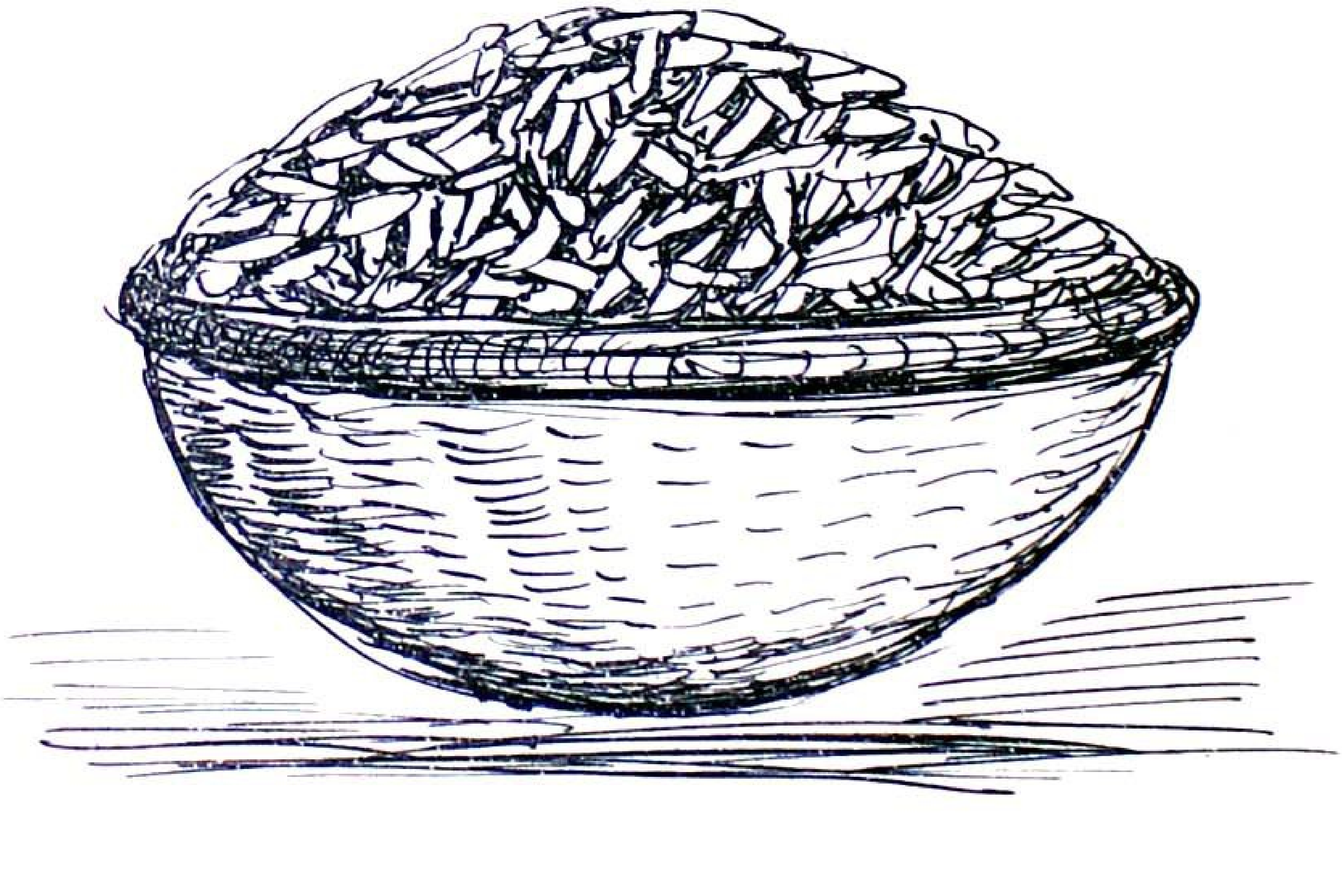

Marfat.com

ٹماٹر

ٹماٹر موسم گرما اور سرما دونوں میں کاشت کیا جاتا ہے لیکن صوبے کے ان مقامات پر جہاں کورا بہت پڑتا ہے اس کی کاشت موسم گرما میں کی جاتی ہے۔ پہاڑوں میں اسے وسط مارچ سے وسط مئی تک کاشت کیا جاتا ہے۔ میدانوں میں موسم گرما کی فصل کے لئے بیج وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک بوئے جاتے ہیں اور پودے ماہ فروری میں کھیتوں میں تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔ اس فصل کا اپریل سے جون تک اثر رہتا ہے۔ سردیوں والی فصل کو میدانوں میں وسط اگست سے اکتوبر تک بوتے ہیں جس کا پھل دسمبر کے مہینہ سے شروع ہو کر مئی تک اترتا رہتا ہے۔

زمین اور کھاد

ٹماٹر کو کئی قسم کی زمینوں میں بویا جا سکتا ہے اس کی کاشت ریتلی زمین سے لے کر چکنی زمین تک میں کی جا سکتی ہے مگر اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے میرا زمین بہتر ہے ایک ایکڑ زمین میں سو من گلے سڑے گوبر کی کھاد پودوں کی تبدیلی سے ایک ماہ قبل کھیتوں میں ڈالنی چاہیئے اس کے ساتھ اگر ۱½ من سپر فاسفیٹ بھی استعمال کریں تو بہتر ہے۔ پھل آنے پر ۱½ من امونیم سلفیٹ ایک ایکڑ میں ڈالا جاتا ہے۔

بیج اور کاشت

ٹماٹر کا چار چھٹانک بیج ایک ایکڑ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ یہ چھٹے سے کیاریوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کے اوپر ہلکی سی مٹی کی تہ ڈال کر بیجوں کو ڈھانپ دینا بہتر ہے اور بونے کے فوراً بعد پانی دیں۔ ۴ چھٹانک بیج بونے کے لیے آٹھ مرلے زمین کافی ہے۔ جب پودے قریباً چار یا چھ انچ کے ہو جائیں جس کے لئے قریباً چھ ہفتے لگتے ہیں تو انہیں کھیتوں میں تبدیل کر دیں۔ کھیت سے پودے پانچ فٹ چوڑی ٹپڑیوں پر تبدیل کئے جاتے ہیں۔ جن کے لئے قریباً دو فٹ چوڑی پانی کی نالیاں بنی ہوتی ہیں پودوں کا درمیانی فاصلہ ۲ تا ۲½ فٹ رکھا جاتا ہے۔ بعض اقسام کے پودے کے لئے چھڑیوں کا سہارا بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

60676

Marfat.com

آبپاشی

مرطوب علاقوں میں ٹماٹر کے لیے آب پاشی اتنی ضروری نہیں لیکن خشک علاقوں میں آب پاشی کے بغیر فصل کا کامیاب ہونا ناممکن ہے۔ گرم موسم میں ہر ہفتہ عشرہ کے بعد پانی دینا ضروری ہے۔ مگر سردیوں میں صرف کبھی کبھی پانی دینا چاہیئے۔ اگر پانی زیادہ دیں گے تو شاخیں زیادہ بڑھیں گی اور پھول مرجھا کر گر جائیں گے۔ کورے کے وقت اس لئے پانی زیادہ دیا جاتا ہے کہ درجہ حرارت بہت کم نہ ہو جائے اور اس طرح پودے کو کورے کے اثر سے محفوظ رکھیں۔ اگر کھیت خشک ہونے کے بعد پانی زیادہ دے دیا جائے تو پھل پھٹ جاتا ہے آخری موسم میں زیادہ آبپاشی کرنے سے پھل میں پانی زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کی خاصیت خراب ہو جاتی ہے۔ جڑی بوٹیوں کو ختم کرنے کے لیے حسب ضرورت گوڈی کی جاتی ہے۔

Marfat.com

پیاز

پیاز پنجاب کی مشہور سبزیوں میں سے ہے۔ اسے خام حالت یا پکا کر دونوں طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ موسم سرما میں کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کے چھوٹے پودے کورے میں بھی زندہ رہتے ہیں مگر پکتے وقت اسے خشک اور گرم موسم درکار ہے۔ میدانوں میں اس کا بیج وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک اور پہاڑی علاقوں میں شروع مارچ سے آخر مئی تک کاشت کیا جاتا ہے۔ میدانوں میں اگر اسے وسط اکتوبر سے پہلے کاشت کیا جائے تو گرم موسم کے شروع ہوتے پر بیج کی گندلیں نکل آتی ہیں اس کا بیج بونے کے لیے موزوں موسم ۲ اکتوبر تا ۷ نومبر ہے۔

زمین کی تیاری

پیاز قریباً ہر قسم کی زمین پر کاشت ہو سکتا ہے مگر اس کے لئے میرا زمین بہت ہی موزوں ہے، ریتلی زمین جس میں کافی کھاد موجود ہو بہت اچھی پیداوار دیتی ہے۔ پیاز کلر والی زمین میں بہت پیدا ہو سکتا ہے اس کے لیے ۴۲ گڈے گوبر کی کھاد اور ایک من سپر فاسفیٹ استعمال کی جاتی ہے۔ جب پودے اچھی طرح جڑ پکڑ جائیں تو ½ ۱ من سوڈیم نائٹریٹ یا امونیم سلفیٹ ڈالا جاتا ہے گوبر کی کھاد کھیت میں کاشت کرنے سے ایک ماہ قبل ڈالنی چاہیئے۔

شرح بیج اور طریق کاشت

اس کے لیے ۳تا۴ سیر بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے اور بونے کا عام طریقہ یہ ہے کہ بیج کو ذخیرہ میں بو دیا جاتا ہے اور جب پودے قریباً ۴" - ۴" انچ بڑے ہو جائیں تو انہیں کھیتوں میں چھوٹے چھوٹے کیارے بنا کر ایک فٹ کے فاصلے پر قطاروں میں ۳ - ۴ انچ کے فاصلے پر لگا کر فوراً پانی دے دیں۔

آبپاشی و گوڈی

پہلی آبپاشی پنیری کی تبدیلی کے فوراً بعد کرنی چاہیئے۔ دو آبپاشیوں کے بعد اس کی گوڈی کریں تاکہ جڑی بوٹیاں ختم ہو جائیں اور زمین بھی نرم ہو جائے۔ جب پودے ذرا بڑے ہو جائیں تو ان کی جڑوں کے اوپر مٹی چڑھا دیں تاکہ پیاز کا رنگ سفید ہو جائے یہ احتیاط ضروری

Marfat.com

ہے کہ مٹی آہستہ آہستہ چڑھائی جائے ۔ یہ عمل چھوٹے پودوں پر نہ کیا جائے کیونکہ وہ اس طرح زخمی ہو کر گل جاتے ہیں ۔

فصل کی برداشت

میدانوں میں اسے مئی کے مہینے میں اکھاڑ لینا چاہیئے ورنہ گرمی کی وجہ سے پیاز گلنا شروع ہو جاتا ہے ۔ پیاز کو ہاتھ سے اکھاڑنا چاہیئے اور اسی وقت اوپر کے پتے توڑ دینے چاہیئں اس کے بعد پیاز کو سائے میں سٹور کیا جاتا ہے کیونکہ دھوپ میں گل سڑ جاتے ہیں ایک ایکڑ زمین سے تقریباً ۱۲۰ سے ۱۴۰ من پیاز پیدا ہوتا ہے ۔

مشہور اقسام

پیاز کی مشہور اقسام جالندھری سرخ اور راولپنڈی سرخ ہیں ۔

Marfat.com

بینگن

میدانوں میں سال میں اس کی تین فصلیں ہوتی ہیں۔ پہلی فصل کی کاشت وسط فروری سے وسط مارچ تک کی جاتی ہے اور پودے وسط تا آخر اپریل تک تبدیل کئے جاتے ہیں۔ دوسری فصل کے لئے پنیری وسط مئی سے وسط جولائی تک کاشت کی جاتی ہے اور چار تا چھ ہفتہ کے بعد نرسری تبدیل کی جاتی ہے اس موسم میں گول اور لمبے پھلوں والی اقسام کی کاشت کی جاتی ہے۔ تیسری فصل جو موسم سرما میں بوئی جاتی ہے کی پنیری کے لئے بیج آخر اکتوبر میں بویا جاتا ہے اور پودے پنیری میں ہی رہنے دیئے جاتے ہیں۔ فروری کے پہلے ہفتہ یا دوسرے ہفتہ میں پودے تبدیل کئے جاتے ہیں۔

سردیوں کی فصل

سردیوں کی فصل کے لئے پنیری وسط مئی سے وسط جولائی تک کی جاتی ہے اور پودے مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ بعد تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔

زمین کی خاصیت اور تیاری

بینگن کی کاشت تقریباً ہر قسم کی زمین میں کی جا سکتی ہے مگر سب سے موزوں زمین میرا یا کلرا ٹھی میرا ہے۔ زمین میں پودے تبدیل کرنے سے بیس یا تیس دن پہلے ۲۰ سے ۲۵ گڈے گلی سڑی گوبر کی کھاد کے فی ایکڑ ڈال کر اچھی طرح ہلا دیں۔ تین چار بار ہل چلا کر زمین کو خوب بھربھری بنا دیں۔ زرخیز زمین جو نمی کو قائم رکھ سکے بہت موزوں ہے۔

طریقہ کاشت

ایک ایکڑ فصل لگانے کے لیے تقریباً چار چھٹانک کی نرسری کافی ہوتی ہے۔ قطاروں کا فاصلہ تین فٹ اور پودوں کا فاصلہ ڈیڑھ فٹ رکھا جاتا ہے اور جب نرسری ۴ تا ۶ انچ تک ہو جائے تو وہ تبدیل کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ پودے تبدیلی کے وقت تھوڑی مٹی سمیت اکھاڑے جاتے ہیں۔

Marfat.com

آبپاشی و نلائی

گرم موسم میں اس کی فصل کو ہر ہفتہ پانی دینا چاہیئے۔ مگر سرد موسم میں دو ہفتہ کے بعد دینا کافی ہوتا ہے۔ جڑی بوٹیاں ختم کرنے کے لیے نلائی کرتے رہنا چاہیئے۔

برداشت

موسم بہار کی فصل مئی سے دسمبر تک پھل دیتی ہے اس کی سردیوں کی فصل اکتوبر تا دسمبر تک خوب پھل دیتی ہے اور اگر انہیں کورے سے محفوظ کر لیا جائے تو مارچ میں پھل دینے لگتے ہیں۔

پیداوار

بینگن کی اوسط پیداوار قریباً دو سو من فی ایکڑ ہے ۔

اقسام

اس کی قسمیں موسموں کے لحاظ سے نامزد کی گئی ہیں مثلاً گرمیوں کی قسمیں سرہندی بینگن اور موسم گرما کی اگیتی فصل کے چھوٹے اور گول بینگن اور سردیوں کی فسل کے گول اور لمبے پھلوں والی اقسام ہیں۔

Marfat.com

پالک

پالک ایک ہری سبزی ہے۔ جس کے پتے کھانے کے کام آتے ہیں اس میں فولاد کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری معدنیات اور حیاتین کافی ہوتے ہیں، چونکہ کم درجہ حرارت میں اچھی پیداوار دیتی ہے۔ اس لئے اس کو موسم سرما میں کاشت کیا جاتا ہے میدانی علاقوں میں اس کے بونے کا عام وقت ۱۵ ستمبر سے ۱۵ نومبر تک ہے۔ پہاڑی علاقوں میں اسے آغاز مارچ سے آخر اپریل تک کاشت کرتے ہیں۔

موزوں زمین

پالک کو کئی قسم کی زمینوں میں کاشت کیا جا سکتا ہے مگر زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے اسے بھاری میرا زمین میں بونا چاہیئے۔ ریتلی زمین میں بونے سے ایک تو کھاد زیادہ ڈالنی پڑتی ہے۔ دوسرے پتوں پہ ریت لگ جانے سے دانتوں میں کرکراہن محسوس ہوتا ہے اس کا پودا کھاری زمین میں بخوبی ہو سکتا ہے۔ زمین کو طاقت ور بنانے کے لئے ۲۵ تا ۳۰ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ ۲ من فی ایکڑ سوڈیم نائٹریٹ یا امونیم سلفیٹ ڈالنے سے پالک کی نشو و نما بہتر ہوتی ہے۔

کاشت کا طریقہ

ایک ایکڑ پالک بونے کے لئے ۱۰، ۱۵ سیر بیج کافی ہوتا ہے۔ اس کا بیج چھٹے سے بویا جاتا ہے۔ بیج بکھیرنے کے بعد لوہے کے پنجہ سے بیج کو مٹی کی باریک تہہ میں دبا دیں بونے کے فوراً بعد کھیت کو پانی دینا چاہیئے۔ بہت زیادہ گھنا بیج بونے سے پالک کے پتے اچھے نہیں ہوتے۔

آبپاشی

پالک کی اچھی نشو و نما کے لئے کافی نمی درکار ہے۔ سرد اور مرطوب آب ہوا میں پتے زیادہ مقدار اور اچھی حالت میں ہوتے ہیں اسے ہر دس دن کے بعد پانی دینا لازمی ہے حالاں کہ چھٹے سے بوئی ہوئی پالک کی نلائی کرنا بہت مشکل ہے۔ مگر پھر بھی جڑی بوٹیوں

Marfat.com

کی موجودگی کی وجہ سے اس کی قیمت کم ملتی ہے۔

کاشت کرنے کے ۴، ۷ ہفتے بعد فصل کاٹنے کے لئے تیار ہوجاتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں جہاں اس کی نشوونما کے لئے بہت کم وقت میسر آتا ہے۔ اس کے نچلے پتوں کو نیچے سے کاٹ کر دینا چاہیئے۔ ایک موسم میں تقریباً ۴ تا ۶ کٹائیاں کی جاتی ہیں۔ کٹائی کے وقت بڑے بڑے پتوں کو زمین سے ایک انچ اوپر سے کاٹ لیا جاتا ہے۔

مشہور اقسام

پالک کی دو مشہور اقسام کنڈیاری اور دیسی ہیں۔ کنڈیاری قسم کی پیداوار کم ہوتی ہے لیکن پتے زیادہ نرم ہوتے ہیں اور کھانے میں لذیذ ہوتے ہیں۔ دیسی قسم کے پورے سخت جان ہوتے ہیں۔ پتے موٹے اور قدرے ترش ہوتے ہیں۔

Marfat.com

سلاد

سلاد فی الحال بہت کم رقبہ پر کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کو عموماً کوٹھیوں اور مکانوں میں تھوڑی سی جگہ پر کاشت کر لیا جاتا ہے۔ عموماً لوگ اس کے کڑوے ذائقے کو پسند نہیں کرتے اسی لئے اس کا استعمال اور پیداوار کم ہوتی ہے۔ اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اس کی کاشت اور استعمال کو بڑھانا چاہیئے۔ سلاد موسم سرما کی فصل ہے۔ اور گرمی میں کاشت نہیں کی جا سکتی۔ میدانوں میں سلاد آغاز ستمبر سے آخر نومبر تک اور پہاڑوں میں مارچ سے اگست تک کاشت کیا جاتا ہے۔

زمین کی تیاری

یہ تقریباً ہر قسم کی زمین میں بخوبی پیدا ہو سکتا ہے۔ زرخیز میرا زمین اس کے لئے بہت موزوں ہے۔ اس کے لئے ۲۰ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ کافی ہے۔ اور اس کے ساتھ اگر مرکب کیمیاوی کھاد جس میں پوٹاشن نائٹروجن اور فاسفورس کی یکساں مقدار ہو۔ بحساب ۲ من فی ایکڑ ڈالی جائے تو اور بھی مفید ہے۔ اس کی زمین میں پانی کو محفوظ رکھنے کی قوت ہونی چاہیئے۔

کاشت

اس کے لئے ½۱ سیر فی ایکڑ بیج درکار ہے۔ بیج کو ½۱ فٹ چوڑی اور ۹ انچ اونچی پٹڑیوں کے دونوں طرف جن کے درمیان پانی کی نالیاں ہوں بونا چاہیئے۔ بونے کے فوراً بعد پانی دے دیں۔ جب پودے اچھی طرح جڑ پکڑ جائیں تو ۹ تا ۱۲ انچ کے فاصلے پر ایک ایک پودا چھوڑ کر باقی پودے اکھاڑ دیں۔ اس کے علاوہ اس کو ذخیرے میں پنیری تیار کر کے بھی کھیتوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے بیج میدانوں میں شروع ستمبر تا آخر نومبر اور پہاڑوں میں مارچ تا اگست بویا جاتا ہے۔ تقریباً چھ ہفتے بعد پودوں کو کھیت میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ ½۱ فٹ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ایک فٹ ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

آبپاشی

گرم موسم میں اسے ہر چار پانچ دن کے بعد پانی دینا چاہیئے۔ ریتلی زمین میں زیادہ پانی دینا چاہیئے اور عام طور پر خوشے بننے کے وقت بہت پانی نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ سلاد نرم ہو جاتا ہے۔ اور پسند نہیں کیا جاتا۔ فصل کی کٹائی تک دو تین مرتبہ نلائی بھی ہونی چاہیئے۔ تاکہ فالتو جڑی بوٹیاں ختم کی جاسکیں۔

برداشت

سلاد کو برداشت کرنے کے لئے پودوں کو زمین کی سطح سے یا زمین کے نیچے سے کاٹ دیں۔ جو پودے تیار ہوتے ہیں۔ انہیں کاٹتے رہنا چاہیئے۔ سلاد کی پیداوار اوسطاً ۱۰۰ من فی ایکڑ ہوتی ہے۔

Marfat.com

چاول کھانے والوں کے لئے متوازن غذا کا نقشہ (ب)

١۔ چاول : ١٠ اونس

٢۔ اجناس خوردنی : ٦ "

٣۔ سبزیاں : ١٠ اونس — پتوں والی : ۴ اونس، دوسری : ٦ "

۴۔ دودھ : ٨ اونس

۵۔ دالیں : ٣ "

٦۔ روغنیات : ٢ "

٧۔ پھل : ٢ "

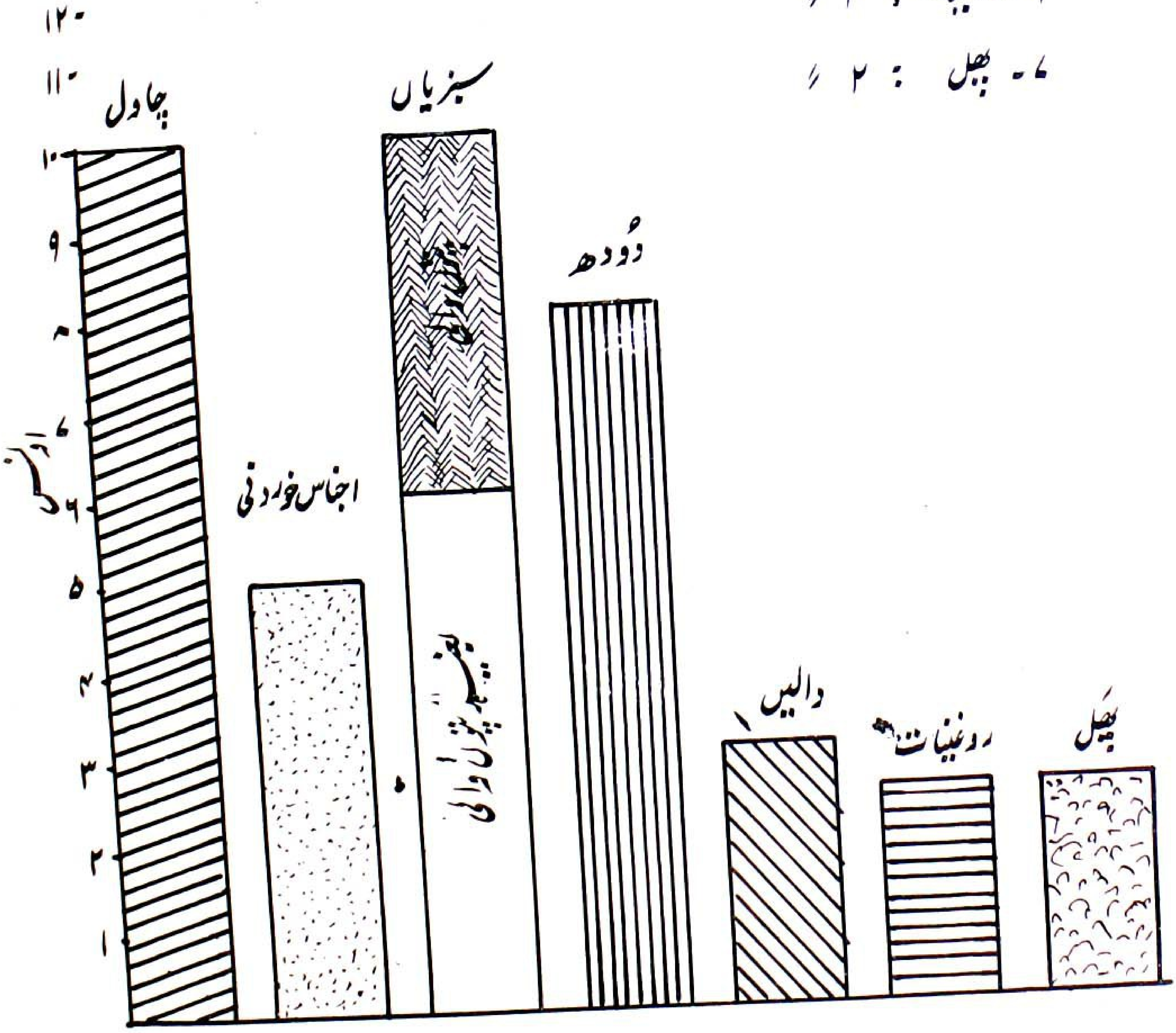

Marfat.com

گندم کھانے والوں کے لئے متوازن غذا کا نقشہ (۹)

۱۔ گندم : ۱۲ اونس

۲۔ گوشت یا مچھلی : ۳ "

۳۔ سبزیاں : ۱۰ " پتوں والی : ۴ اونس

دوسری : ۶ اونس

۴۔ دودھ : ۶ "

۵۔ دالیں : ۲ "

۶۔ روغنیات : ۲ "

۷۔ پھل : ۳ "

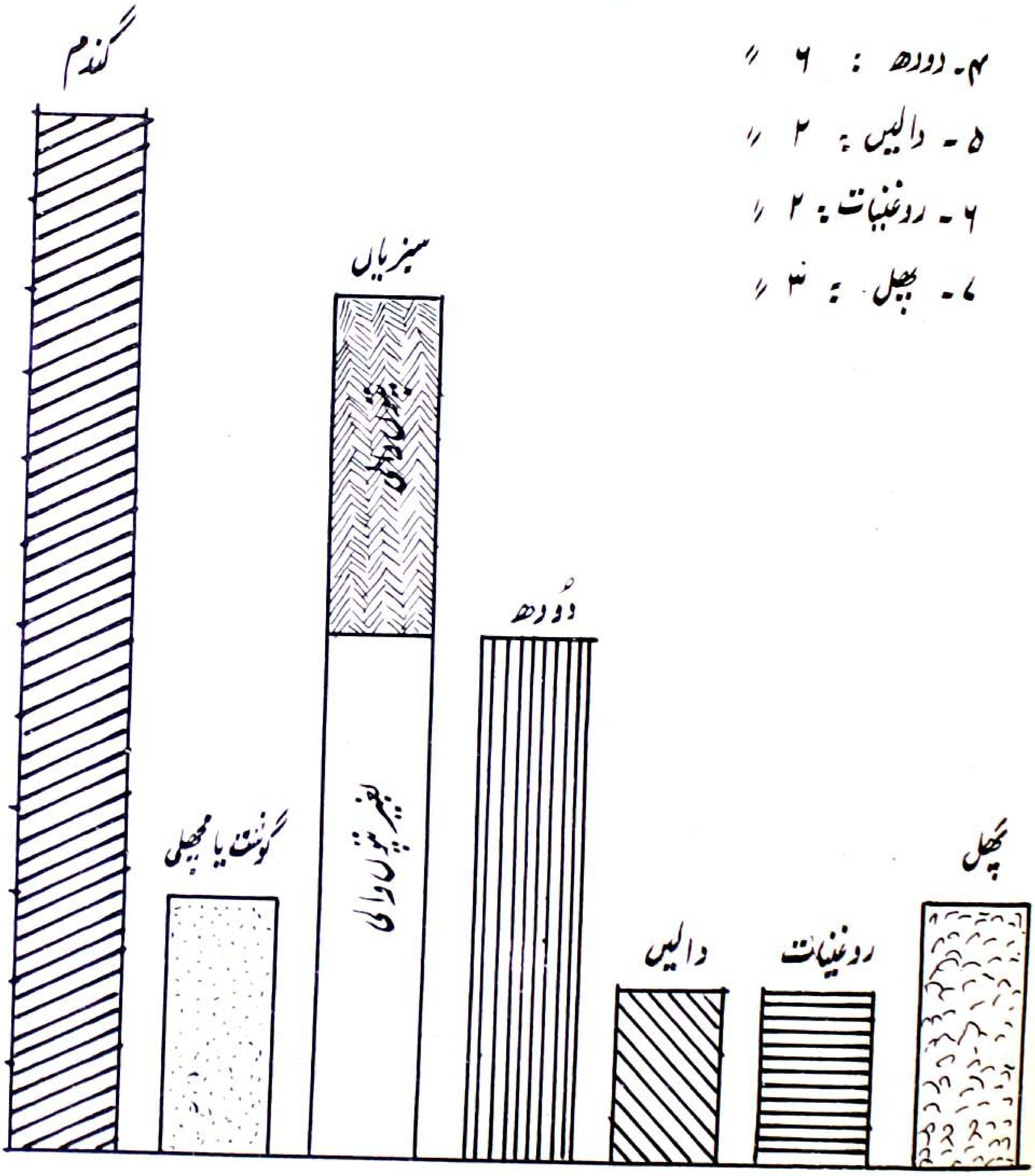

موسم سرما کی سبزیوں کی اگیتی کاشت

مغربی پاکستان میں تقریباً تمام دنیا کی سبزیاں کاشت ہوسکتی ہیں سردیوں میں سرد ملکوں کی گرمیوں میں گرم ملکوں کی موسم بہار اور خزاں میں معتدل ملکوں کی سبزیاں کاشت کی جا سکتی ہیں۔ عام طور پر سرمائیوں کی سبزیاں ستمبر، اکتوبر اور گرمیوں کی سبزیاں ماہ فروری، مارچ میں کاشت کی جاسکتی ہیں۔

جب سبزی کی کوئی فصل منڈی میں کافی مقدار میں آجائے تو اس کی قیمت بہت کم ہوتی ہے اور جس وقت گرمی یا سردی کی کوئی فصل اپنے موسم میں پہلے منڈی میں آجائے تو اس کی قیمت عام قیمت سے دُگنی تگنی ہوجاتی ہے۔ مثال کے طور پر جب پھول گوبھی منڈی میں نیا نیا آتا ہے تو اس کی قیمت ڈیڑھ سے دو روپیہ تک فی سیر ہوتی ہے۔ اس طرح اگیتے مٹر بھی ایک روپے سے دو۔ دو روپیہ فی سیر تک فروخت ہوتے ہیں لیکن جب یہ سبزیاں منڈی میں کافی مقدار میں آجاتی ہیں۔ تو ان کی قیمت دو چار آنے فی سیر ہوجاتی ہے۔ اس طرح خربوزے، کریلے، کدو، بھنڈی توری اور ٹماٹر جس وقت منڈی میں فروخت کے لئے نئے نئے آتے ہیں تو ان کی قیمت بھی ایک روپے سے دو روپیہ فی سیر تک ہوتی ہے اور ایک مہینے کے اندر اندر ان کی قیمت کم ہو کر پانچواں، چھٹا حصہ رہ جاتی ہے۔ مغربی پاکستان کی موسم کی اگیتی سبزیاں کا علیحدہ علیحدہ ذکر حسب ذیل ہے۔

پھول گوبھی

پھول گوبھی کی اگیتی فصل کو عام لوگ کنکی گوبھی کہتے ہیں۔ مئی میں اونچی کیاریوں میں بوئی جاتی ہے اور پھر اس پر سایہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کو دن میں دو دفعہ فوارے کے ساتھ پانی دیا جاتا ہے۔ ایک ایکڑ گوبھی کی کاشت کے لئے ایک سیر گوبھی کے بیج کی نرسری کافی ہوتی ہے۔ کئی زمیندار اگیتی گوبھی کو کھیت میں براہ راست کھیلیوں پر کاشت کر دیتے ہیں۔ گرمی سے چھوٹے چھوٹے پودے مر جاتے ہیں اگر ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے تو جو باقی پودے بچ جاتے ہیں۔ وہ ضرورت کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ اگیتی گوبھی کو

Marfat.com

کھیلیوں پر لگنا چاہیئے۔ اور کھیلیوں کا مشرق، مغرب ہونا چاہیئے۔ کھیلیوں کا درمیانی فاصلہ ۲ فٹ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ایک فٹ ہونا چاہیئے۔ اگر پنیری شام کو یا کسی ابرآلود دن تبدیل کی جائے تو پودے کم مرتے ہیں پہلے دو ہفتوں میں یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں سے پودے مرجائیں۔ ان کی زندگی پنیری سے نئے پودے لاکر لگا دینے چاہیئیں زمین میں پانی کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔ اگیتی گوبھی کو پانچویں چھٹے دن ضرور پانی دے دینا چاہیئے۔ جب پودے دو ہفتے کے ہو جاتے ہیں تو بہت کم مرتے ہیں۔ اگیتی گوبھی کے لیئے جو کھیت استعمال کیا جائے وہ کافی طاقتور ہونا چاہیئے۔ اور اس کی زمین سخت نہیں ہونی چاہیئے۔ گلی سڑی گوبر کی کھاد کے چار پانچ گڈے کھیت میں فی کنال کے حساب سے ڈالنے چاہیئے۔ شہروں یا قصبوں میں جن زمینوں کو گندی جھلار کا پانی لگتا ہے۔ وہ گوبھی کی فصل کے لیئے اچھی سمجھی جاتی ہیں۔ اگیتی گوبھی کی فصل جب پک کر اچھی طرح تیار ہو جائے اس سے دو تین ہزار روپیہ فی ایکڑ کمایا جاسکتا ہے۔ کئی زمیندار گوبھی کی اگیتی فصل سے پانچ چھ ہزار روپیہ فی ایکڑ کما بھی لیتے ہیں۔

مٹر

مٹر کی عام فصل آخر ستمبر یا شروع اکتوبر میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس کی اگیتی فصل وسط ستمبر میں کاشت کر دینی چاہیئے۔ اگیتے مٹروں کے لیئے اگیتی اقسام کا کاشت کرنا ضروری ہے۔ محکمہ زراعت کے شعبہ سبزیات نے مٹروں کی دو اقسام نکالی ہیں، یعنی I H ۴۴ ، II H ۵۷ قسم نمبر ۴۴ کے پودے اونچے نہیں ہوتے لیکن پھلیاں سبز اور دانوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ عام طور پر مٹروں کی چار پانچ جھولیاں اترتی ہیں اور اس کی پیداوار ۴۴ سے ۵ من فی کیلہ ہوتی ہے۔ اگیتے مٹروں کی آمدنی آٹھ سے بارہ صد تک فی ایکڑ ہوتی ہے۔

قسم نمبر ۵۷ H بھی قسم نمبر ۴۴ H کی طرح ہوتی ہے لیکن قسم نمبر ۴۴ H سے ایک ہفتہ بعد میں پھلیاں دیتی ہے اور اس کی آمدنی آٹھ سو سے ایک ہزار روپیہ فی ایکڑ تک ہوتی ہے۔

Marfat.com

مولی

مولی کی عام فصل شروع ستمبر میں کاشت کی جاتی ہے۔ لیکن اگیتی فصل ماہ اگست میں کاشت ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اگیتی مولی کی فصل کے لئے کوئی خاص زمین اور پانی کی پابندی کی ضرورت نہیں ہے۔ اپریل مئی اور جون میں بوئی ہوئی فصل عام طور پر سخت ہوتی ہے۔ اور کھانے میں کڑوی ہوتی ہے۔ اس طرح مولی کی پچھیتی فصل ماہ فروری میں کاشت ہوتی ہے۔ جس سے کافی آمدنی ہو جاتی ہے۔ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ لائل پور کے شعبۂ سبزیات نے مولی کی ایک جاپانی قسم چُنی ہے۔ جو دیسی مولی کی نسبت بہت اچھی ثابت ہوئی ہے۔ اس کی پیداوار عام مولیوں کی نسبت ڈیوڑھی ہوتی ہے۔ اور کھانے میں کڑوی نہیں ہوتی۔ جن زمینداروں نے جاپانی مولی کاشت کی ہے انہوں نے دیسی مولی کی کاشت چھوڑ دی ہے۔

آلو

عام طور پر موسم سرما کی فصل ماہ ستمبر کی بیس پچیس تاریخ تک کاشت کی جاتی ہے آلو کی اگیتی فصل ماہ ستمبر کی دسویں تاریخ کو کاشت کر دینی چاہیئے۔ صوبے کے مرطوب اضلاع مثلاً سیالکوٹ لاہور اور گجرات آلو کی اگیتی فصل کے لئے موزوں سمجھے گئے ہیں صوبہ میں آلو کی سب سے اچھی قسم النمش ہے۔ جس کا رنگ سرخ ہے۔ یہ قسم پہاڑی اور میدانی فصلوں میں کامیابی کے ساتھ کاشت ہوتی ہے۔ موسم سرما میں آلو کی اگیتی فصل کے لئے اس قسم کی سفارش نہیں کی جا سکتی کیونکہ گرمی میں اس کے پتوں کو بیماری لگ جاتی ہے۔ آلو کی اگیتی فصل کے لئے دو قسموں کی سفارش کی گئی ہے۔ جن کا نام فینکٹر اور امریکن قسم نمبر ۵ آتے ہیں۔

آلو کی اگیتی فصل کو عام طور پر زمیندار دو ماہ کے بعد برداشت کر لیتے ہیں۔ اگیتے آلو ۴۰ تا ۵۰ بوری فی ایکڑ پیداوار رہتے ہیں اور پھر اسی کھیت میں گندم کی فصل بو دیتے ہیں، ۴۰ سے ۵۰ روپے فی بوری تک فروخت ہوتے ہیں۔

Marfat.com

دھنیا

دھنیا کی فصل جب بہت اگیتی یا بہت پچھیتی لگائی جائے تو اس سے کافی روپے کمائے جا سکتے ہیں۔ اس فصل کو بہت دیکھ بھال کی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ عام زمیندار اس کا بہت تھوڑا رقبہ کاشت کرتے ہیں۔ دھنیا کی اگیتی فصل کی بجائی گوبھی کی اگیتی فصل کے ساتھ کر دینی چاہیئے عام طور پر لوگ دھنیا اگیتی گوبھی کے درمیان میں شروع جولائی میں چھڑک کے لگا دیتے ہیں گرمی سے بچانے کے لئے بہت سے زمیندار سرکنڈے کا سایہ بھی کر دیتے ہیں۔ دھنیا کی پچھیتی کاشت فروری کے مہینے میں کی جاتی ہے۔ کاشت کے دو تین ہفتہ بعد اس کے پودے پھوٹ پڑتے ہیں۔ زمیندار دھنیا کی اگیتی فصل سے ایک کنال سے دو تین صد روپے کما لیتے ہیں۔ اگیتی فصل واقعی حیران کن آمدنی دیتی ہے لیکن ان کے لئے ٹھیک زمین کھاد اور پانی ہونا لازمی ہے۔ کامیابی اسی کاشتکار کو ہوتی ہے جو ہر وقت اگیتی سبزیاں کاشت کرے۔ تھوڑی سی لاپرواہی سے اگیتی سبزیوں کو کافی نقصان ہونے کا خطرہ ہوتا ہے سبزیوں کی اگیتی فصلوں کی خوبی یہ ہے کہ ان پر خرچ کم ہوتا ہے۔

Marfat.com

جنوری

پیاز :- اکتوبر نومبر میں بویا ہوا ذخیرہ کھیت میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔

آلو :- موسم بہار کی فصل اس ماہ کے نصف اوّل میں پٹڑیوں پر بو دینی چاہیئے چھوٹے بیج سالم ہی بوئے جا سکتے ہیں اور بڑے آلوؤں کو ایسے دو یا تین ٹکڑوں میں کاٹ دیا جائے کہ ہر ایک پہ دو یا تین آنکھیں ہوں، اگر زمین میں مناسب نمی نہ ہو تو بونے کے بعد پانی دے دینا چاہیئے۔

شکرقندی کی کھدائی ختم کر دینی چاہیئے۔

مرچ :- اس فصل کے لئے زمین کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ ۱۵ یا ۲۰ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد اس سے پہلی فصل کو دیں اور پھر سوچیں اسی کھیت میں کاشت کریں تو بہت موزوں ہے۔

بیلوں والی فصل :- ٹینڈہ، بھنڈی، کدّو، تربوز، خربوزہ اور کریلا وغیرہ کی اگیتی فصل کے لئے زمین کی تیاری اور کھاد ڈالنا شروع کر دیں۔

پیداوار تخم اگر دسمبر میں شلغم اور مولی کے ڈک بیج حاصل کرنے کے لئے نہ لگائے گئے ہوں تو اس وقت ضرور لگا دینے چاہیئے۔

فروری

بیلوں والی سبزیاں :- خربوزہ پٹڑیوں پر بونا شروع کر دینا چاہیئے۔ اگر ایک ایکڑ کے لئے دو سیر بیج کافی ہوتا ہے۔ بونے کے فوراً بعد پانی دے دینا چاہیئے۔

Marfat.com

اس طرح بیج جلد اگ آتے ہیں۔ جب پودے جڑ پکڑ جائیں تو فالتو پودے اکھاڑ دیں۔ چپن کدو، ہنڈہ کھیرا، گھیا کدو، تربوز اور تر بھی بونی شروع کر دیں۔ یہ سبزیاں پٹڑیوں پر ہی بونی چاہئیں۔

ٹماٹر اور بینگن:۔ اکتوبر، نومبر کا بویا ہوا ذخیرہ پٹڑیوں پر تبدیل کر دیا جائے پودوں کو لگا چکنے کے فوراً بعد پانی دے دینا چاہیئے۔ سر سبزی قسم کے بینگن کی پود بھی لگا دینی چاہیئے۔

شکر قندی۔ شکر قندی کا بیج حاصل کرنے کے لئے اس کی جڑیں اسی ماہ میں بو دیں۔ اس کی بیلیں پھوٹ آتی ہیں جنہیں کاٹ کر بیج کے کام لایا جاتا ہے۔

آلو:۔ فصل خزاں کی کھدائی ختم کر دیں اور موسم بہار کی فصل میں نلائی شروع کر دیں۔

بھنڈی:۔ اگیتی فصل حاصل کرنے کے لئے اس ماہ کے اخیر میں بجائی شروع کر دیں۔ بشرطیکہ موسم قدرے گرم ہو جائے۔ اس موسم میں بیج بہت کم اگتا ہے اور شرح تخم دگنی ہونی چاہیئے۔

مارچ

مرچ:۔ وسط مارچ میں ذخیرہ کے لئے علیحدہ پٹڑیوں پر بو دیں۔ ذخیرہ کے لئے نصف سیر سے ایک سیر اور پٹڑیوں پر تقریباً دو سیر بیج درکار ہوتا ہے۔ ذخیرہ کو مئی جون میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

بھنڈی:۔ بھنڈی کا بیج پٹڑیوں پر خوب گھنا بو دیں۔ بیج اگنے پر فالتو پودے اکھاڑ دیں اور ایک فٹ پر ایک پودا رہنے دیں۔

آلو:۔ فصل بہار میں پٹڑیوں پر مٹی چڑھائی شروع کر دیں۔

بیلوں والی سبزیاں:۔ بیلوں والی سبزیاں اگر اب تک نہ بوئی ہوں تو اس وقت ضرور بو دینی چاہئیں۔ ان سبزیوں کو پٹڑیوں پر ہی بونی چاہئیں۔

ٹماٹر:۔ فروری میں لگائے ہوئے ٹماٹروں کے لئے سہارا مہیا کر دینا چاہیئے۔

ادرک اور ہلدی:۔ یہ فصل وسط مارچ تلخی کے اضلاع اور تپش اور خشک ہواؤں سے محفوظ

Marfat.com

میدانی علاقوں میں کاشت کر دینی چاہیے۔ میدانی علاقوں میں اگر باغات میں بوئی جائیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ وہ اس طرح تپش سے محفوظ رہیں گیں۔

اروی یا کچالو:۔ اروی کی کاشت بھی اس مہینہ میں ہو سکتی ہے۔ بیج آلوؤں کی طرح پٹڑوں پر بونا چاہیے۔

کیڑوں کا تدارک:۔ کدو کی لال بھونڈی اور بینگن اور کدو کو کافی نقصان پہنچاتے ہیں۔ کیڑے سمیت کو "ڈی۔ڈی۔ٹی" میں ڈال دینا چاہیے۔ یا ایک حصہ سوڈیم فلاسلیکیٹ اور آٹھ حصے راکھ یا مٹی ملا کر فصل کے اوپر چھڑکنی چاہیے۔

اپریل

آلو:۔ بیج کے واسطے آلو اپریل کے دوسرے ہفتے تک کھیت سے اکھاڑ دینے چاہیے۔ تیسرے ہفتے آلوؤں کی کھدائی مکمل کر لیں۔

بھنڈی:۔ جن علاقوں میں بھنڈی کو کپاس کا نیلا نہ لگتا ہو وہاں اس کی بجائی اس مہینہ میں کر لینی چاہیے۔

کلفہ اور چولائی:۔ کلفہ اور چولائی بھی اس مہینہ میں بو دینی چاہیے۔

بیلوں والی فصلیں:۔ گھیا توری اس ماہ میں بوئیں۔ فروری اور مارچ میں بوئی ہوئی فصلوں میں پھول آنے شروع ہو جائیں گے۔ ان میں گوڈائی نلائی اور آبپاشی کا انتظام کیا جائے۔

بینگن:۔ سرمئی قسم کا ذخیرہ جو کہ فروری میں لگایا گیا تھا اب کھیت میں وسط ماہ سے پہلے بدل دینا چاہیے۔

شکر قندی:۔ ننے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کہ بطور بیج استعمال ہوتے ہیں کھیت میں ۲½ اور قطاروں میں ایک ایک فٹ پر بو دیں۔

آبپاشی اور نلائی:۔ فروری مارچ میں کاشت کی ہوئی سبزیوں کی آبپاشی اور گوڈائی شروع کر دینی چاہیے

Marfat.com

مئی

آلو :- وسط مئی سے پہلے پہلے آلوؤں کی کھدائی مکمل کر لیں۔

مرچ :- مئی کے تیسرے چوتھے ہفتے میں پودے کو کھیت میں لگا دیں۔ پودوں کو قطاروں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر لگا دیں اور پانی بھی دے دیں۔

خربوزہ :- خربوزہ کے پھل پکنے لگیں گیں لہذا انہیں توڑنا شروع کر دیں۔ جن پھلوں پہ مکھی کا حملہ ہو چکا ہو انہیں اکھاڑ کر دو فٹ گہرا دبا دینا چاہیئے۔

پیاز :- پیاز کی برداشت آخر مئی میں شروع ہو جاتی ہے۔ اکھاڑنے سے ایک دن پہلے کھیت کو پانی دے دینا چاہیئے۔

شکر قندی :- نلائی اور گوڈائی شروع کر دیں۔

کیڑوں کی روک تھام :- ہدا کا حملہ خربوزہ، تربوز اور بینگن پر شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا اسے ہاتھ سے پکڑ کر "ڈی، ڈی ٹی" میں ڈال دیں یا ایک حصہ سوڈیم فلوسلکیٹ اور آٹھ حصے راکھ یا مٹی ملا کر چھڑکا دیا جائے۔

جون

پیاز :- اس ماہ کے وسط تک فصل اکھاڑ لینی چاہیئے۔

پھول گوبھی :- اس ماہ کے دوسرے نصف میں گوبھی کی اگیتی قسموں کی پود لگا دینی چاہیئے۔ پود شام کے وقت لگائی جائے تو بہتر ہے۔

بینگن اور ٹماٹر :- گول بینگن اور ٹماٹر کی اگیتی فصل کے لئے اس ماہ کے آخر میں بوئی جا سکتی ہے۔

مرچ :- اس کے لئے ایمونیم سلفیٹ بحساب ایک من فی ایکڑ استعمال کریں۔ گوڈائی نلائی اور آبپاشی کا خاص خیال رکھیں۔

بیلوں والی سبزیاں :- موسم سرما کی سبزیات کی کاشت کے لئے زمین کی تیاری شروع کر دیں۔

Marfat.com

جولائی

بیلوں والی فصلیں } ٹنڈہ، گھیا کدو اور گھیا توری کی فصلیں بو دیں۔ اگتے وقت انہیں کدو کی لال بھونڈی سے محفوظ رکھیں۔ بھونڈی کو ہاتھ سے پکڑ کر یا دوا چھڑک کر مارا جا سکتا ہے۔

پھول گوبھی:۔ اگیتی فصل کی پود کیاریوں میں شام کے وقت لگا دیں اور لگانے کے فوراً بعد پانی دے دیں۔ اگر کسی طرح دھوپ سے محفوظ کر سکے تو زیادہ بہتر ہے۔ درمیانی فصل کے لئے تمام اقسام کا بیج پود کے لئے بو دیں۔

شملہ مرچ اور عام مرچ۔ } شملہ مرچ کا بیج پود کے لئے بویا جاتا ہے۔ اس فصل کی گوڈائی اور پانی کا خاص خیال رکھیں۔ موسم سرما کی سبزیوں کے لئے زمین کی تیاری جاری رہنی ہے۔ کھادڈالیں اور زمین میں ہل کے ذریعے ملا دیں۔

اگست

اگیتی پھول گوبھی ٹماٹر اور بینگن } ان فصلوں کا ذخیرہ شام کے وقت کھیت میں تبدیل کر دیں۔ لگانے وقت تندرست اور اچھے پودے لگائے جائیں۔ تبدیلی کے فوراً بعد پانی دے دیں اور اگلے دو پانی تین تین یا چار چار روز کے بعد لگائے جائیں جو پودے جڑ نہ پکڑ سکیں ان کی جگہ نئے پودے لگا دیں۔ پھول گوبھی کی دوسری درمیانی فصل کے لئے پود کے لئے بیج بو دیں۔ بند گوبھی اور گانٹھ گوبھی اگیتی فصل حاصل کرنے کے لئے بیج بو دیں۔

گاجر، مولی، شلغم:۔ ان کی اگیتی فصل حاصل کرنے کے لئے اس ماہ کے تیسرے ہفتے میں بیج دیں۔

پالک:۔ پالک کی اگیتی فصل کے لئے وسط اگست کے بعد بیج بوئیں۔ موسم سرما کی سبزیات کی تیاری جاری رکھیں۔

Marfat.com

ستمبر

مرچ :- ستمبر کے شروع میں چنائی شروع کر دیں۔

آلو :- درآمد شدہ بیج میں تاریخ سے بونا شروع کر دیں۔ اس فصل کے لیئے چھوٹے چھوٹے سالم آلو استعمال کیئے جاتے ہیں۔

گوبھی :- پھول گوبھی کی درمیانی فصل بند اور گانٹھ گوبھیوں کی اگیتی فصل کی پود کو کھیت میں تبدیل کر دیں۔

مٹر :- مٹر کی اگیتی فصل کو اس ماہ کے نصف اوّل میں تین پٹریوں پر کاشت کریں اور اس کے فوراً بعد پانی دے دیں۔

شلغم، مولی، گاجر :- ان کی درمیانی فصل کے لیئے بیج مینڈھوں پر بو دیں۔ بونے کے بعد پانی دے دیں۔ خیال رکھیں کہ پانی مینڈھوں کے اوپر نہ پہنچے۔ بیج اگنے کے بعد فالتو پودے اکھاڑ دیں۔

کنڈیاری پالک، میتھی اور دھنیا :- ان فصلوں کو اس ماہ میں بو دیں۔

سلاد :- پٹریوں پر کاشت کر دیں۔ اور پودوں کے جڑ پکڑنے پر فالتو پودے اکھاڑ دیں۔

اروی۔ ادرک
شکر قندی } ان فصلوں کی کھدائی شروع کر دیں۔

پیاز :- موسم سرما کے شروع استعمال کے لیئے گنڈھیں بو دیں۔ مختلف فصلوں کی گڈائی نلائی، آبپاشی کا خاص خیال رکھیں اور موسم سرما کی سبزیوں کے لیئے زمین کی تیاری رکھیں۔

اکتوبر

جڑ والی اور پتوں والی سبزیاں } مولی، شلغم، گاجر، پالک، میتھی، چقندر اور سلاد اور شلغم کی ولائتی اقسام کی کاشت جاری رکھیں۔

Marfat.com

مٹر :۔ درمیانی فصل اس ماہ میں کاشت کردیں۔ جب پودا ۹" لمبا ہوجائے تو انہیں سہارا مہیا کریں۔ سہارا کے لئے کپاس کی چھڑیاں اور درخت کی لمبی سوکھی شاخیں پٹریوں کے درمیان میں گاڑدیں، دونوں طرف کی بیلیں سہارا پکڑ سکیں۔

گوبھی :۔ پچھیتی پھول گوبھی کے بیج کے وسط اکتوبر میں ذخیرہ میں بودیں۔ بند گوبھی اور گانٹھ گوبھی کے ذخیرے کو کھیت میں تبدیل کریں۔

ادرک، شکر قندی :۔ ان کی کھدائی اس ماہ میں جاری رکھیں۔

تخم پیاز :۔ پیاز کا بیج حاصل کرنے کے لئے پیاز کی گٹھلیاں اس ماہ کے شروع میں کاشت کریں۔

بیلوں والی سبزیاں } گھیا کدو، چپن کدو کے اگیتی فصل کو کاشت کریں۔ اور انہیں موسم سرما کے کورے سے محفوظ رکھیں۔

پیاز، ٹماٹر، بینگن } فصل بہار کے لئے ان کے ذخیرے کی کاشت کریں۔ دیگر سبزیات کی گڈائی، نلائی، آبپاشی باقاعدگی سے کریں۔ آلو پر مٹی بھی چڑھاویں۔

نومبر

جڑ والی سبزیاں :۔ شلغم مولی اور گاجر کی کاشت بھی اس ماہ میں جاری رہتی ہے۔

پودینہ :۔ اس کی کاشت وسط نومبر تک مکمل کرلیں۔

گوبھی :۔ گانٹھ گوبھی، پھول گوبھی، اور بند گوبھی کے ذخیرے کو کھیت میں بدل دیں۔

ادرک، اروی، شکر قندی۔ } ان فصلوں کی کھدائی مکمل کرلیں۔

شلغم، مولی، پھول گوبھی، مٹر، مرچ، } ان فصلوں کی چنائی شروع ہوجاتی ہے۔ مٹر کی درمیانی فصل کو سہارا مہیا کرتے ہیں۔

پیاز، بینگن، مٹر } اس ماہ کے شروع میں بیج کی کاشت کریں۔

آلو :۔ آلو کو مٹی چڑھاتے رہیں نیز اس کی نلائی، گوڈائی اور آبپاشی کا خیال رکھیں۔

Marfat.com

دسمبر

آلو، ہلدی اور ادرک } ان فصلوں کی کھدائی اس ماہ کے وسط میں شروع کر دیں۔

پیاز:- پیاز کے ذخیرے کو اس ماہ کے آخر میں منتقل کرنا شروع کر دیں۔

مرچ:- مرچ کی چنائی وسط دسمبر تک ختم کر دینی چاہیے۔

پھول گوبھی:- شلغم اور پالک کی برداشت جاری رہے۔

موسم گرما کی سبزیوں کے لئے زمین میں ہل چلایا جائے۔

Marfat.com

موسم سرما کی سبزیوں کے متعلق چند مفید معلومات

نمبر شمار	سبزیوں کے نام	بیج بونے کا وقت	پودا تبدیل کرنیکا وقت	شرح تخم فی ایکڑ	مقدار کھاد گوبر و کیمیائی فی ایکڑ	قطاروں کا درمیانی فاصلہ	پودوں کا درمیانی فاصلہ	وقت برداشت	اوسط پیداوار فی ایکڑ	کیفیت
۱	آلو	فصل خزاں ۱۵ ستمبر تا ۱۰ اکتوبر	-	۱۲ تا ۲۰ من	۴۰ تا ۶۰ گڈے (۱۰۰۰ من تا ۱۵۰۰ من) گوبر کی کھاد ۳ من۔ ایمونیم سلفیٹ یا سوڈیم نائٹریٹ پہلی دفعہ مٹی چڑھانے کے وقت یا ۲۵ من سرسوں۔ السی یا مونگ پھلی کی کھلی بوقت بجائی	۱½ تا ۲ فٹ	۶ انچ تا ۹ انچ	فصل خزاں دسمبر۔ جنوری فصل بہار اپریل۔ مئی	فصل خزاں ۱۵۰ تا ۲۰۰ من فصل بہار ۱۰۰ تا ۱۵۰ من	کھاد گوبر کم از کم ایک مہینہ پہلے ڈالنی بہتر ہے
۲	شلغم	اگست تا نومبر	-	۱½ تا ۲ سیر	۸ تا ۱۰ گڈے (۲۰۰ من تا ۲۵۰ من) گوبر کی کھاد	۱½ تا ۲ فٹ	۶ انچ	اکتوبر تا مارچ	۲۰۰ من تا ۳۰۰ من	
۳	مولی	جولائی تا جنوری		۳ تا ۴ سیر	۱۶ گڈے (۴۰۰ من) گوبر کی کھاد	۱ تا ۱½ فٹ	۴ انچ	ستمبر تا مارچ	۳۰۰ من	
۴	گاجر	اگست تا نومبر	-	۳ تا ۴ سیر	۱۵ تا ۱۶ گڈے (۳۷۵ تا ۴۰۰ من) گوبر کی کھاد اور ۲ من پوٹاش کی کھاد بجائی سے پہلے۔	۱½ فٹ	۳ انچ	نومبر تا اپریل	۲۷۵ من	
۵	پھول گوبھی	جون تا اگست	اگست تا نومبر	½ سیر	۴۰ تا ۸۰ گڈے (۱۰۰۰ من تا ۲۰۰۰ من) گوبر کی کھاد اور ایمونیم سلفیٹ گوڈی کے وقت ۱½ اونس فی پودا ہر دو ہفتہ کے وقفہ پر	۳ فٹ	۱½ فٹ	ستمبر تا مارچ	۲۰۰ تا ۲۵۰ من	

Marfat.com

۶	بند گوبھی	اگست تا اکتوبر	ستمبر تا نومبر	½ سیر	۴۰ تا ۸۰ گڈے (۱۰۰۰ تا ۲۰۰۰ من) گوبر کی کھاد اور دو من ایمونیم سلفیٹ جب پودوں کے خوشے بن رہے ہوں	۲½ فٹ	۱½ فٹ	دسمبر تا اپریل	۲۰۰ من	
۷	مٹر	ستمبر تا نومبر	-	۱۶ تا ۲۰ سیر	۸ گڈے (۲۰۰ من) گوبر کی کھاد	۳ تا ۴ فٹ	۴ تا ۶ انچ	اکتوبر تا مارچ	۸۰ تا ۱۲۰ من	
۸	ٹماٹر	جولائی تا اگست	اگست تا ستمبر	¼ سیر	۱۵ گڈے (۳۷۵ من) گوبر کی کھاد اور ۲½ من سپر فاسفیٹ اور ۲½ من ایمونیم سلفیٹ جب پھل آ رہا ہو۔	۴ فٹ	۲ فٹ	نومبر تا جولائی	۲۰۰ من	
۹	پیاز	اکتوبر تا نومبر	جنوری، فروری	۴ سیر	۲۰ تا ۲۵ گڈے (۵۰۰ تا ۶۲۵ من) گوبر کی کھاد یا ۱۲ گڈے گوبر کی کھاد + ۱ من سپر فاسفیٹ اور ۱½ من ایمونیم سلفیٹ پودوں کے جڑ پکڑنے کے بعد	۱ فٹ	۴ انچ	مئی تا اکتوبر	۱۵۰ من	
۱۰	بینگن	۱۰ نومبر، ۲ فروری	۱ فروری، ۲ اپریل	¼ سیر	۲۰ تا ۲۵ گڈے (۵۰۰ تا ۶۲۵ من) گوبر کی کھاد	۳ فٹ	۱½ تا ۲ فٹ	مئی تا دسمبر	۲۰۰ من	
۱۱	پالک	ستمبر تا نومبر	-	۱۰ تا ۱۵ سیر	۲۵ تا ۳۰ گڈے (۶۲۵ تا ۷۵۰ من) گوبر کی کھاد یا ۱۵ گڈے گوبر کی کھاد + دو من ایمونیم سلفیٹ	چھٹے سے بویا جاتا ہے		اکتوبر تا فروری	۲۰۰ تا ۲۵۰ من	
۱۲	سلاد	ستمبر تا نومبر	اکتوبر نومبر	۱½ سیر	۲۰ گڈے (۵۰۰ من) گوبر کی کھاد اور دو من ایمونیم سلفیٹ اور سپر فاسفیٹ یکساں مقدار پودے کے بڑھنے کے وقت	۱½ فٹ	۱ فٹ	دسمبر تا مارچ	۱۰۰ من	

Marfat.com

مطبوعہ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس، لاہور

Marfat.com

مطبوعہ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس، لاہور

Marfat.com